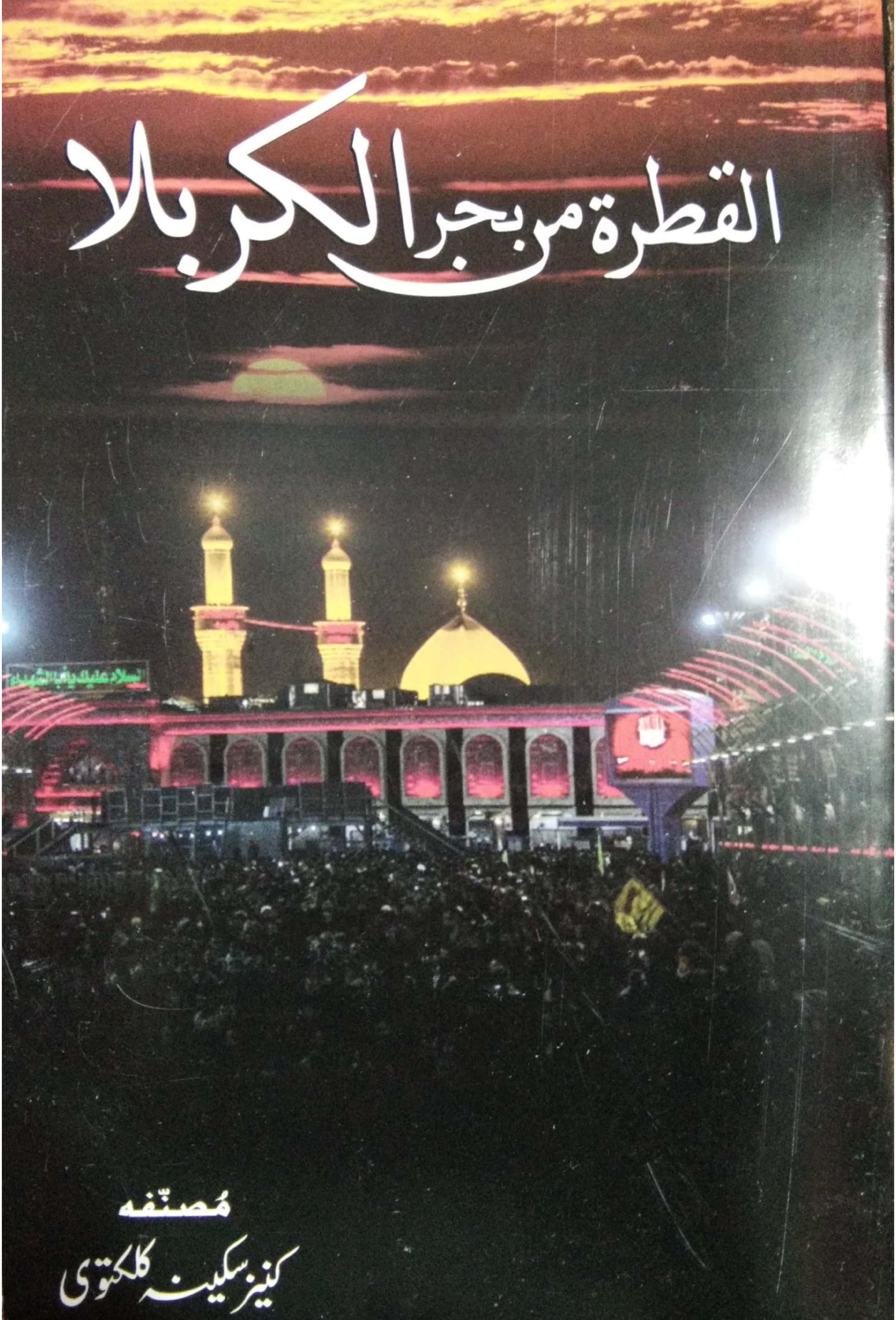


# القطرۃ من بحر الکربلا


مُصنّفہ

کنیز سکینہ کلکتوی

# اَلْقَطْرَۃ مِنْ بَحْرِ الْکَرْبَلَا

تصنیف

کنیز سکینہ

نام کتاب : القطرہ من بحر الکربلا
مصنفہ: کنیز سکینہ کلکتوی
سن اشاعت: 2017
ناشر: شیعہ اثناء عشری پبلیکیشن، لکھنؤ
کمپوزنگ: حسین امام
ڈیزائن: پرنٹ ڈاٹ کام، لکھنؤ
تعداد: ایک ہزار
قیمت: ۷۲/روپیہ

# فہرست

# انتساب

منسوب شہزادہ جنت، شبیہ پیغمبر، حضرت علی اکبر علیہ السلام سے

کہ جن کے نام ارض کربلا خریدی گئی۔

اور نسبت یوسف زہراؑ، منتقم سانحہ کربلا، حجت آخر، ولی عصر حضرت

امام مہدی عجل اللہ فرجہُ الشریف سے۔

کنیز سکینہ کلکتوی

# پیش لفظ

بسمہ سبحانہٗ

الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بولا یۃ علی ابن ابی طالب

حمد مخصوص ہے اللہ کے لئے کہ جس نے قرار دیا علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے متمسکین میں اور ہمیں مخصوص و معمور کیا عزاء حسین علیہ السلام کی صفت سے اور صلوٰۃ وسلام ہوں ان پر کہ جو تمام مرسلین کے سردار ہیں اور سلام ہوں انکی آل اطہار علیہم السلام پر کہ جنکی قبور کی زیارت مومنین پر رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے جب خداوند کریم کسی بندے کے لئے بھلائی چاہتا ہے تو اسکے دل میں زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کی محبت ڈال دیتا ہے زیارت امام حسین علیہ السلام کی اہمیت اور بہت فضیلت ہے احادیث معصومینؑ سے مستفاد ہوتا ہے امام معصوم کی زیارت فرض ہے اور مومنین پر عہد ہے جیسا کہ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں ہر امام کے لئے انکے دوستوں اور شیعوں کی گردن پر ایک عہد ہے اور اسکا پورا کرنا اور اچھے طریقے سے ادا کرنا ان پر واجب ہے۔ اور وہ عہد ائمہ علیہم السلام کی قبور کی زیارت کرنا ہے۔ لہٰذا جو انکی زیارت کریگا اور انکی زیارت کرنے میں رغبت بھی رکھتا ہوگا اور انمیں رغبت رکھنے والوں کی تصدیق بھی کرتا ہوگا تو ائمہ اکرام قیامت کے دن اسکی شفاعت

کریں گے۔دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے عبداللہ بن یعفور کا بیان ہے ''میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ تم ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرتے ہو؟ اسنے کہا جی ہاں میں دو یا تین سال میں ایک مرتبہ زیارت امام حسین علیہ السلام کرتا ہوں آپ کا چہرہ مبارک جلال سے سرخ ہوگیا۔اور آپ نے فرمایا خبردار اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں زیارت امام حسین علیہ السلام ان تمام اعمال سے افضل ہے جن میں تم لگے رہتے ہو (یعنی نماز، روزہ، حج وغیرہ) اس نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں کیا زیارت امام حسین علیہ السلام کی اتنی فضیلت ہے؟ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر میں تمہیں اس زیارت کی فضیلت بتادوں اور انکی قبر کی فضیلت بتادوں تو تم حج چھوڑ دو گے اور تم میں سے کوئی حج نہ کریگا ۔تیرے اوپر افسوس ہے! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ نے مکہ کو حرم بنانے سے پہلے کربلا کو امن والا بابرکت حرم امام حسین علیہ السلام کی قبر کی فضیلت کی وجہ سے بنایا۔'' (کامل الزیارات، صفحہ ۱۷)

زیارت امام حسین علیہ السلام کی منزلت سب سے جدا ہے کوئی بھی زمین زمین کربلا کا مقابلہ نہیں کرسکتی کربلا کی زمین وہ ہے کہ جہاں ہر وقت رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔کبھی آدم علیہ السلام زیارت کے لئے تشریف لاتے ہیں تو کبھی آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام نوحہ کرتے ہوئے طواف حرم کرتے ہیں تو کبھی خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی زیارت

کرکے اپنا شمار عزاداروں میں کراتے ہیں کبھی ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل ذبح عظیم کی زیارت کے لئے تشریف لاتے ہیں۔کبھی کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ کی زیارت کو آتے ہیں تو کبھی روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتل ثاراللہ پر اشک فشاں نظر آتے ہیں،تو کبھی سید المرسلین حضرت محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سردار جناں کی ضریح اقدس پر بحالت گریاں الغرض تمام انبیاء ملائکہ اوصیاء یہاں آتے ہیں اب اگر کسی کو انبیاء اولیاء اور ملائکہ کی صفوں میں جانے کا شوق ہے تو وہ زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کرے۔

بہت کچھ لکھنے کا ارادہ تھا مگر اس مختصر لیکن مفید اور جامع کتاب کے لئے تفصیل سے گریز کرتے ہوئے مختصر کرتا ہوں کہ یہ کتاب ان افراد کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگی جو قلیل مدت میں معرفت کربلا کا حصول چاہتے ہیں۔بہت محنت اور لگن کے ساتھ محترمہ خطیبۂ ولایت صاحبہ نے یہ کتاب تحریر کی ہے اس کتاب میں انھوں نے ثقیل اور دقیق الفاظ سے گریز کرتے ہوئے سادہ اور سلیس زبان کا بہت خیال رکھا ہے۔وہ اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو الفاظ کا سیلاب مفاہیم و مطالب کو بہا کرلے جائے۔آخر کلام میں دعا گو ہوں کہ بفضل چہاردہ معصومین علیہم السلام وبحق شہدائے کربلا اے منتظم کائنات کچھ ایسا انتظام کرکہ جب جب بھی محترمہ خطیبۂ ولایت کنیز سکینہ صاحبہ کو زیارت امام حسین علیہ السلام کی طلب ہو وہ بارگاہ حسینیؑ میں سجدہ ریز ہوں۔حوصلہ بلند ہو اور کاوش قبول ہو اور اسی طرح خدمت کا جذبہ باقی رہے اور توفیقات میں اضافہ ہو۔تمام مومنین

کے قلوب معرفت کربلا سے مزین ہوں ہر چاہنے والے کو سرکار کی بارگاہ کی زیارت کا شرف حاصل ہو۔

آمین یارب العالمین

فقط والسلام مع الاکرام

سید شباب رضا زیدی الواسطی

''ممتاز الافاضل''

# مقدمہ

الحمد للہ

پرور دگار عالم کے لئے جس نے اہل بیت علیہم السلام کی محبت میں کائنات کو خلق کیا اور نظام کائنات جنکی بدولت رواں دواں ہے اس نے ہی فرشتوں کو خلق کیا انسانوں کو خلق کیا نازل کئے مخلوق کی ہدایت کے لئے انبیاء کا سلسلہ جاری وساری رہا آدم علیہ السلام سے خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے مخلوق کی ہدایت کے لئے اور ہر نبی اپنے دور کے مطابق معجزہ لاتا رہا اپنی بات منوانے کے لئے۔ لیکن معجزہ تب تک باقی رہا جب تک وہ نبی کرۂ ارض پر موجود رہا نبی کے ساتھ معجزہ بھی جاتا رہا لیکن واحد قرآن مجید وہ معجزہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بھی تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ہے باعتبار ظاہری اس کرۂ ارض سے رخصت ہونے کے بعد بھی رہا اور آج بھی باقی ہے کیونکہ آج بھی پردہ میں موجود آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائم مقام حجت آخر جو قرآن کی حفاظت کرنے والے وارث پردۂ غیب میں موجود ہیں۔

اسی قرآن مجید میں جو آج بھی معجزہ ہے جس میں ۱۱۴ سورہ ہیں جس میں بیماری کے لئے شفا ہے جو صراط المستقیم تک پہونچانے کا ذریعہ ہے ان

ہی میں سے کچھ سورتوں کی ابتداء میں حروف مقطعات موجود ہیں جنکی تعداد ۲۹ ہے یہ حروف مقطعات وہ ہیں جسکے لئے معصوم علیہ السلام کا ارشاد ہے (مشارق انوار میں مولاؑ نے فرمایا صفحہ ۱۵۴) ''قرآن کے سوروں کی ابتداء میں ایک راز رکھا گیا ہے اور یہ اسم اعظم ہے'' (پھر معصوم علیہ السلام نے اسی کتاب میں فرمایا ۔۱۹۹) ''اسم اعظم وہ ہوتا ہے جس سے دعائیں قبول ہوتی ہیں'' یہی وہ اسم اعظم ہے جسکے ذریعہ سلیمان نبی کے وزیر آصف بن برخیا نے تخت بلقیس کو چشم زدن میں ملک سبا سے ملک یمن منگوالیا'' تفسیر اسلام صفحہ ۱۶۳)

شیخ صدوقؒ اپنی کتاب معانی الا خیار صفحہ ۱۶۷ میں لکھتے ہیں ''آدم علیہ السلام کی توبہ بھی اسی اسم (کلمات) کے ذریعہ قبول ہوئی'') اس اسم پر سیر حاصل گفتگو کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہے اور یہ ایک الگ موضوع بھی ہے ہمیں صرف اپنی کتاب میں ۲۹ آیات مقطعات میں سے ایک آیت پر روشنی ڈالنا ہے اور اسی پہ اپنی کتاب کے مقدمہ کو مکمل کر کے۔ بہت مختصر سی محنت اپنے کمسن بہن بھائیوں تک پہونچانے کی کوشش ہے تاکہ معرفت کربلا جو ایک سمندر کے مثل ہے اس میں ایک سوئی کی نوک کو ڈال کر جو قطرہ حاصل ہو اس کتاب میں اتنی معرفت بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ حسین علیہ السلام کی ماں راضی ہو جائیں۔ میں شکر گزار ہوں جناب عباس حسین قبلہ (حیدر آباد) جناب شاہد حسین ملک پوری اور اپنی چھوٹی بہن کنیز فاطمہ حیا کی اور بالخصوص علامہ سید شباب واسطی کا شکریہ کہ جن کی بدولت یہ کتاب منظر شہود میں آسکی۔ اور دعا گو ہوں کہ سب کو زیارت کربلا سے مشرف فرما۔

# باب اول

## کھٰیٰعص

قرآن میں ۲۹ حروف وہ ہیں جن سے سورے شروع ہوتے ہیں انہی میں سے ایک پر گفتگو کرنی ہے وہ ہے (کھیعص) انشاء اللہ اسی پر تفسیر معصوم علیہ السلام کے حوالے سے گفتگو ہوگی۔

(۱) کھٰیٰعص سورہ مریم آیت نمبر ۱۔امام حسن عسکری علیہ السلام نے (کھیعص ) کے بارے میں فرمایا کہ یہ حروف غیب کی خبروں میں سے ہیں جسکے متعلق اللہ نے اپنے بندے ذکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ان کو مطلع فرمایا اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بیان فرمایا اور یہ کہ ذکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ان کو انوار خمسہ کے اسمائے مبارکہ تعلیم فرمادے تو اللہ نے جبرئیل کو نازل کیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت ذکریا علیہ السلام کو وہ اسماء تعلیم کر دئیے پھر جب بھی ذکریا علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا حسن علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کا دل خوش ہوتا اور دکھ درد دور ہو جاتا اور جب امام حسین علیہ السلام کا ذکر کرتے تو بیساختہ آنسو نکل پڑتے اور ان پر غم واندوہ طاری ہو جاتا تو انہوں نے ایک دن عرض کی بارالہ کیا وجہ ہے کہ جب میں ان میں سے چار کا ذکر کرتا ہوں تو ان کے اسماء سے میرے دل کو تسلی اور سکون حاصل ہوتا ہے اور جب امام حسین علیہ السلام کا ذکر کرتا ہوں تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو

جاتے ہیں اور آہ نکلتی ہے؟ اللہ نے ان کو واقعہ کی خبر دی کہ (کھیعص) کا مطلب 'ک' سے کربلا، 'ھ' سے ہلاکت، 'ی' سے یزید، 'ع' سے عطش، 'ص' سے صبر مراد ہے جب زکریا علیہ السلام نے سنا تو ۳ دن مسجد سے نہ نکلے اور لوگوں کو اپنے پاس آنے سے منع کر دیا اور گریہ وزاری میں مشغول رہے اور ان کا نوحہ یہ تھا کہ تیسری سب سے افضل خلقت اپنے بیٹے کے غم میں مبتلا ہوگی الٰہی کیا اسکے گھر پہ مصیبت نازل ہوگی الٰہی کیا یہ غم والم ان کے صحن میں آئے گا پھر عرض کی الٰہی بڑھاپے میں مجھے ایک بیٹا عطا فرما جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور اسے میرا وارث اور وصی قرار دے اور مجھ سے اسکی وہی منزلت ہو جو امام حسین علیہ السلام کی ہے اور جب وہ مجھے عطا کر تو مجھے اسکی محبت سے سرشار کر دے پھر مجھے غم میں مبتلا کر جس طرح تیرا حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسہ کے غم میں مبتلا ہوگا۔ پس اللہ نے انکو یحییٰ عطا فرمایا اور وہ اسکے غم میں مبتلا ہوئے (حوالہ تفسیر نمونہ جلد ۷ صفحہ ۲۳۰) (مقبول احمد قرآن ۔تفسیر سورہ مریم ھو المتقین صفحہ ۲۵۲) (معالی السبطین جلد ا صفحہ ۲۴۱) (امام زمانہ علیہ السلام کی واپسی صفحہ ۴۳) (خصائص جلد ا صفحہ ۲۱۸) واقعات کربلا رونما ہونے سے ہزاروں برس پہلے پروردگار عالم نے اپنے مخلص بندے انبیاء ومرسلین کے سامنے واقعات کربلا کا ذکر کیا تاکہ ذکر کربلا ہمیشہ زندہ وتازہ رہے کبھی زکریا علیہ السلام کے سامنے بیان کئے تو کبھی آدم علیہ السلام سے کربلا کا ذکر کیا آئندہ صفحات میں ہم ایسے انبیاء کا ذکر کریں گے جنکو خدا نے واقعات کربلا سے روشناس کروایا اور اہمیت کربلا بیان کی۔

# باب دوم

## انبیاء اور کربلا

(۱) آدم علیہ السلام اور کربلا: منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے چاروں طرف حضرت حوا علیہ السلام کو ڈھونڈتے پھرتے تھے یہاں تک کہ صحرائے کربلا پہنچے جب داخل صحرائے کربلا ہوتو غم اندوہ نے ان پر ہجوم کیا اسکے سبب دل سینہ میں گھبرانے لگا جب مقتل جناب سید الشہدا علیہ السلام پر پہنچے۔ پائے مبارک میں پتھر کی ٹھوکر لگی اور پیر سے خون جاری ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے یہ حال دیکھکر اپنا منہ آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا بارالٰہا کیا مجھ سے کوئی گناہ صادر ہوا ہے کہ جوتو نے مجھ پر اسکے عوض عتاب کیا میں تمام روئے زمین پر پھرا یہ اندوہ والم جو مجھے یہاں پہنچا کسی زمین پر نہیں پہنچا خدا نے آدم علیہ السلام کو وحی کی" اے آدم علیہ السلام کوئی گناہ تم سے نہیں ہوا لیکن اس زمین پر میرا برگزیدہ بندہ اور تمہارا فرزند حسین علیہ السلام شہید ہوگا میں نے چاہا تم بھی اسکے غم اندوہ میں شریک ہو جاؤ اور تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے جس طرح اسکا خون گرایا جائے گا حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار آیا حسین علیہ السلام تیرا پیغمبر ہے ارشاد ہوا پیغمبر نہیں ہے بلکہ ہمارے پیغمبر آخر الزماں علیہ السلام کا نواسہ اور ہمارا برگزیدہ ہے آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے خدا اسکا قاتل کون ہوگا؟ حق تعالیٰ نے وحی کی اے آدم علیہ

السلام اسکا قاتل یزید لعنت اللہ ہے اس پر ساکنان زمین و آسمان لعنت کرتے ہیں اسکے بعد آدم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل سے پوچھا میں اس مصیبت میں کیا کرسکتا ہوں؟ جبرئیل نے کہا اے آدم علیہ السلام لعنت کرو۔ یزید پر آدم علیہ السلام نے چار مرتبہ اس شقی پر لعنت کی اور وہاں سے روانہ ہوئے (بحار الا نوار جلد ۱۔ ۲ صفحہ ۸۲) (خصائص الحسینیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۰) (معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۴۱۶)

(۲) حضرت نوح علیہ السلام اور کربلا۔ منقول ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو وہ کشتی زمین کے گرد پھرتی ہوئی زمین کربلا پہنچی یہاں ایک موج ایسی آئی کہ قریب تھا کہ کشتی غرق ہو جائے یہ دیکھ کر حضرت نوح علیہ السلام کو خوف عظیم رنج و ہم طاری ہوا عرض کیا خداوند مجھے روئے زمین پر پھر کسی جگہ یہ رنج والم نہیں ہوا جو اس زمین پر پہنچا اس وقت جبرئیل نازل ہوئے کہا اے نوح علیہ السلام یہ وہ زمین ہے جہاں خاتم الانبیاء ﷺ کا نواسہ بہترین اوصیا کا فرزند علی مرتضی علیہ السلام کا فرزند شہید ہوگا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے پوچھا اسکا قاتل کون ہوگا جبرئیل نے کہا اس لعین کا نام یزید نحس و نجس ہے حضرت نوح علیہ السلام نے نام سن کر اس شقی پر لعنت کی اور کشتی غرق ہونے سے نجات پاگئی۔ (بحار الا نوار جلد ۱، ۲ صفحہ ۸۳) (خصائص جلد ۲۔ صفحہ ۲۱۱) (معالی السبطین جلد ۱۔ صفحہ ۴۱۸)

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور کربلا۔ جب خلیل اللہ کربلا کی زمین

پر پہنچے تو آپ کے گھوڑے کا پیر پھسل گیا زمین پر گرنے سے جناب ابراہیم علیہ السلام کے سر پر زخم آیا بارگاہ رب العزت میں عرض کی ماحدث منی پروردگار کیا مجھ سے ترک اولیٰ ہوا ہے؟ اس پر جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا اے ابراہیم علیہ السلام آپ سے کوئی ترک اولیٰ نہیں ہوا بلکہ بات یہ ہے کہ جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند اس سرزمین پر قتل کیا جائے گا جو زین ذوالجناح سے زخموں سے چور حالت میں زمین پر آئے گا اور تین گھنٹے تک تیروں پر معلق رہے گا اسی کی یاد تازہ کرنے کی خاطر آپ کا گھوڑا ٹھوکر کھا گیا اور آپ کا خون جاری ہوا۔ فرمایا جبرئیل اسکا قاتل کون ہوگا۔ عرض کیا: لعین اهل السموات والارض والقلم جری اللوح بلعنه بغیر اذن۔ یعنی انکا قاتل وہ ہے جس پر آسمانوں اور زمین پر رہنے والوں کی طرف سے لعنت ہے ''قلم نے اذن خدا سے قبل ہی اسکے لئے لوح پر لعن تحریر کر دی تھی'' خداوند عالم نے اس پر وحی فرمائی کہ اس لعن کی وجہ سے تو تعریف کا مستحق قرار پایا۔ یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھوں کو بلند کیا اور یزید پر لعنت کی اور جواب میں ان کے گھوڑے نے آمین کہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رہوار سے پوچھا اے گھوڑے تو نے میری لعنت پر کیا سمجھ کر آمین کہا۔ گھوڑے نے بزبان فصیح عرض کیا اے ابراہیم علیہ السلام میں اب تک اس پر فخر کرتا رہا کہ آپ جیسا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری پشت پر سواری کرتا ہے لیکن جب میرا پاؤں پھسلا اور آپ میری پشت سے گر پڑے تو مجھے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا اور اس

شرمندگی کا سبب یہ ہے اسی وجہ سے میں نے آمین کہا۔ (خصائص الحسینیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴) (بحار الانوار جلد ۱۔ ۲ صفحہ ۸۳) (معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۲۱۷)

(۴) سلیمان علیہ السلام اور کربلا: منقول ہے کہ ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام اپنے تخت پر بیٹھے تھے اور ہوا اس تخت کو اڑائے لئے جا رہی تھی ناگاہ بساط سلیمان علیہ السلام صحرائے کربلا کے اوپر پہنچی جب وہ تخت وارد مقتل صحرائے کربلا ہوا تین مرتبہ ہوا نے تخت کو ایسی حرکت دی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو گرنے کا خوف ہوا۔ اسکے بعد ہوا اور تخت زمین پر اترا سلیمان علیہ السلام ہوا پر غضبناک ہوئے اور سوال کیا تو کیوں ٹھہر گئی کیا سبب تھا؟ کہ جو تو نے اس قدر اضطراب اور بے چینی کا اظہار کیا ہوا نے عرض کی اسکا سبب یہ تھا کہ اس زمین پر امام حسین علیہ السلام شہید ہونگے سلیمان علیہ السلام نے پوچھا حسین علیہ السلام کون ہے؟ ہوا نے کہا حسین علیہ السلام نور چشم احمد مختار علیہ السلام فرزند حیدر کرار علیہ السلام ہیں سلیمان نے کہا ان کا قاتل کون ہے ہوا نے کہا اس کا نام یزید ملعون ہے سب اولیان ارض و اسماء اس شقی پر لعنت کرتے ہیں سلیمان علیہ السلام نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور قاتلان امام حسین علیہ السلام پر بہت لعنت کی تمام جن و انس اور جانوروں نے آمین کہی اس لعنت کی برکت سے ہوا پھر چلنے لگی اور تخت کو اڑا لے گئی۔ (بحار الانوار جلد ۱، ۲ صفحہ ۸۴) (خصائص جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

(۵) موسیٰ علیہ السلام اور کربلا: منقول ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام صحرائے کربلا میں وارد ہوئے اور ان کے وصی یوشع بن نون علیہ السلام بھی ہمراہ تھے جب صحرائے کربلا میں پہنچے بند نعلین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ٹوٹ گیا اور پاؤں کانٹوں سے زخمی ہو گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی خداوندیہ کیا ماجرا ہے کون سا گناہ مجھ سے سرزد ہوا۔ حق تعالیٰ نے وحی کی اے موسیٰ علیہ السلام اس زمین پر میرے برگزیدہ امام حسین علیہ السلام کا خون بہایا جائے گا۔ میں نے چاہا تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا خداوندا حسین علیہ السلام کون ہے حق تعالیٰ نے وحی کی وہ نواسہ ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور فرزند ہے علی مرتضیٰ علیہ السلام کا عرض کیا خداوندا قاتل اس کا کون ہے ارشاد ہوا اسکا قاتل وہ ملعون ہے کہ ماہیان دریا وحشیان صحرا و مرقان ہوا اس پر لعنت کرتے ہیں پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ درگاہ قاضی الحاجات میں بلند کئے اور یزید پر لعنت کی یوشع بن نون علیہ السلام نے آمین کہا اس کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے۔ (بحار الانوار ا، ۲ صفحہ ۸۴) (معالی السبطین جلد ا صفحہ ۲۱۷)

(۶) عیسیٰ علیہ السلام اور کربلا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حوارین کے ساتھ ایک سفر کے دوران ان کا گزر کربلا کی زمین سے ہوا۔ جہاں ایک غضبناک شیر نے ان کا راستہ روکا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیر کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تو نے ہمارا راستہ کیوں روکا ہے؟ شیر نے عرض کی ”انی لا ارعکم تمرون حتی تلعنو یزید قاتل الحسین علیہ السلام سبط

محمد النبی الامی وان علی اولی سلام اللہ علیهم "یعنی میں آپکو اس وقت نہ جانے دوں گا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی علیہ السلام کے فرزند حسین علیہ السلام کے قاتل یزید پر لعنت نہ کریں (خصائص جلد ۲ صفحہ ۲۲۰) عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یہ کون ہے؟ شیر نے کہا وہ نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ اور فرزند ہے علی مرتضیٰ علیہ السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اس کا قاتل کون ہے شیر نے کہا یزید پلید جس پر تمام جانوران وحشی اور درندگان صحرا لعنت کرتے ہیں علی الخصوص بروز عاشورہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دست دعا بلند کر کے یزید پر لعنت کی حواریان عیسیٰ علیہ السلام نے آمین کہا وہ شیر راستے سے ہٹ گیا۔ (بحار الانوار جلد ۱۔۲ صفحہ ۸۵) گزشتہ صفحات میں ہم نے کوشش کی، خدا کے بھیجے ہوئے انبیاء و مرسلین کا وارد کربلا ہونا اور خدا کا خود انکو کربلا کی معرفت کروانا اور جو واقعات ابھی رونما بھی نہیں ہوئے اس سے پہلے بتانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ واقعہ کس قدر ضروری ہے اس واقعہ کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہونچایا جائے خود خدا اپنے انبیاء سے ذکر کر رہا ہے اور مظلوم کی مصیبت کو بیان کر کے اور ظالم کے چہرے سے نقاب اٹھا رہا ہے تبرا کے ذریعہ (یعنی خدا پہچاننے کا ذریعہ بتا رہا ہے کہ جب حق و باطل کی پہچان مشکل ہو جائے تو سمجھ لینا جن پہ خدا کی طرف سے لعنت ہو وہ باطل پر ہیں ) گذرے باب میں زمین کربلا کا ذکر ہوا انشاء اللہ اگلے باب میں زمین کربلا کی عظمت و معرفت کروانے کی کوشش ہوگی ائمہؑ کے فرمان کے ذریعہ۔

# باب سوم

# سرزمین کربلا کی فضیلت

امام حسین علیہ السلام سرزمین کربلا پہ وارد ہوئے (۶۱ ہجری دو محرم الحرام بروز جمعرات) (مقتل مفید صفحہ ۱۶۰) (بحر المصائب صفحہ ۱۸۹) (بحار الانوار جلد ا صفحہ ۲۰۵)

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمین کے خطوں نے ایک دوسرے پر فخر کرنا شروع کیا۔ تو زمین کربلا پر فخر کرنا چاہا تو خدا نے انکو وحی کی کہ رسا کت رہ اور کربلا پر فخر مت کرنا کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں ہم نے موسیٰؑ سے کلام کیا وہی وہ ربوہ ہے کہ مریم و مسیح کو ہم نے جہاں مقیم کیا اور وہ ذولابہ ہے کہ جس میں حسین علیہ السلام کے سر کو دھویا گیا اسی جگہ عیسیٰ کو انکی ولادت کا غسل دیا گیا۔

(حیات القلوب جلد اول ص ۲۷۷ / باب ۲۸ / حضرت عیسیٰ کے حالات)

نوٹ۔ ربوہ کوفہ کا آخری سرا ہے یعنی کربلا۔

(۲) اہل نینوا اور بعض علماء نے روایت کی ہے کہ جب شہزادہ کونین کربلا میں وارد ہوئے تو اسی وقت وہاں کے رہنے والوں کو جو اس زمین کے مالک تھے اپنے حضور میں طلب فرمایا وہ حاضر خدمت ہوئے تو ارشاد فرمایا "ہم نے تمہیں اسلئے بلایا ہے کہ ہمیں اس سرزمین کی آب وہوا پسند آئی ہے ہمارا جی

چاہتا ہے کہ اگر تم اسے ہمارے ہاتھ فروخت کردو ہم اس جنگل کو آباد کریں اسکو اپنا مسکن بنائیں اور یہیں رہائش اختیار کریں اور یہی ہماری خوشنودی کا باعث بنے۔ جب یہ مالکان آپ کے یہاں قصد سکونت سے واقف ہوئے تو عرض کرنے لگے اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر قربان یہ زمین آپ ہی کی ہے اور آپ خود مالک و مختار ہیں لیکن عرض کرتے چلیں کہ ہم اپنے آباء اجداد سے سنتے چلے آئے ہیں کہ جناب آدم علیہ السلام و نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام دیگر انبیاء واوصیاء علیہم السلام میں سے جو کوئی بھی اس سرزمین پر پہنچا ہے تو وہ ضرور کسی نہ کسی عظیم مصیبت میں مبتلا ہوا ہے چنانچہ ہم عرض پرداز ہیں کہ آپ مع اپنے یار و انصار کے کسی اور جانب کوچ فرما جائیں کہیں خدانخواستہ آپ بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔

امام عالی مقام نے اہل نینوا کی یہ گفتگو سنی تو فرمایا: تم نے ہماری محبت اور اپنی دینداری کے سبب جو مناسب تھا کہا لیکن ہم حکم خدا کے سامنے مجبور ہیں کیونکہ جس روز سے اس ذات نے زمین و آسمان کو انس و جاں کا مسکن قرار دیا ہے اس نے صحرائے کربلا کو ہمارا مسکن ہے اسلئے اسکے سوا کچھ چارہ نہیں کہ ہم اسی جنگل میں مقیم ہوں اور زمین کو آباد کریں طویل گفتگو کے بعد آپ نے ان زمینداروں سے برضا و رغبت چار میل مربعہ تک کا قطعہ زمین ساٹھ ہزار درھم کے عوض خرید لیا۔ اس زمین کو خریدنے کے بعد بطور تصدق اسے زمینداروں کو ہبہ کر دیا اس ہبہ کے لئے شرائط مقرر فرمائیں۔

(۱) یہ کہ شہادت کے بعد میری اور میرے اصحاب کی قبریں اسی زمین میں بنانا اور کبھی اس زمین پر زراعت نہ کرنا تا کہ ایسا نہ ہو کہ کھیتی باڑی سے قبروں کے نشان مٹ جائیں۔

(۲) اور دوسری یہ کہ جو زائرین ان قبروں کی زیارت کے لئے آئیں انہیں ہماری قبروں کے نشان بتا دینا اور تین شب و روز تک اپنا مہمان رکھنا تاکہ سفر کی زحمت سے راحت و سکون ملے۔ (بحر المصائب صفحہ ۱۸۸)۔

(۳) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کا جو حرم ہے آپ کی اولاد اور محبوں کے لئے حلال اور آپ کے دشمنوں کے لئے حرام ہے اسمیں ہر قسم کی خیر و برکت ہے (معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۴۱۶ (فضائل کربلا و تربت کربلا صفحہ ۴۳) یہ وہ مقدس سرزمین ہے جسکے لئے روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ اس زمین میں بہت سے انبیاء و اوصیاء کی قبریں موجود ہیں اور اس زمین نے خدا کے نبیوں کو پناہ بھی دی ہے اسکی کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں جیسے بعض مورخین کے بقول جناب یونس علیہ السلام کا مقام بعثت اور امام حسین علیہ السلام کے قتل کا مقام ایک ہی ہے اس لحاظ سے حضرت یونس علیہ السلام کا فرات کے کنارے کوفہ میں مدفن ہے (معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۴۲۰) مولا علی علیہ السلام سے مروی ہے کربلا میں دو سو نبیوں اور دو سو نبی زادہ کی آرامگاہ ہے جو سب شہید ہیں (معالی السبطین صفحہ ۴۲۱)۔

(۴) بہ مکانا قصیا سورہ مریم) ترجمہ: اس حمل کو لئے دور مکان

میں چلی گئی۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے کہا۔مریم علیہ السلام دمشق کے راستے سے نکلتے ہوئے کربلا آگئی تھی جہاں اب قبر حسین علیہ السلام ہے پھر اندھیرے میں ہی واپس آگئی (قرآن،مقبول احمد).

(۵)وھزی الیك بجذع النخلة تسقط علیك رطبا جنیا ۔ترجمہ سورہ مریم آیت نمبر ۲۵،اور خرمے کے درخت کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر پکے ہوئے تازہ خرمے گر پڑیں گے۔اسی درخت کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے روایت سے ظاہر ہے یہ درخت سر زمین کربلا پر تھا ۔(خصائص صفحہ ۲۹۹)

(۶)فلما انھا نوری من شاطی الواد لا یمن فی البقعة المبرکة (سورہ قصص آیت ۳۰) ترجمہ: جب وہ موسی علیہ السلام اسکے پاس پہنچے تو مبارک جگہ میں دائیں جانب وادی کے کنارے پر (ایک درخت سے آواز دی گئی)۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وادی کنارہ ایمن سے مراد فرات ہے اور بقعہ مبارکہ کربلا ہے (حوالہ شہادت عظمیٰ صفحہ ۲۰۳)۔(قرآن مجید ترجمہ مقبول احمد) (کامل الزیارات صفحہ ۱۲۱) صاحب خصائص الحسینیہ لکھتے ہیں موسیٰ نبی علیہ السلام جس درخت سے گفتگو کرتے تھے وہ درخت کربلا میں تھا۔

کربلا: یہ کرب و بلا سے مل کر لفظ بنا ہے بلا سے مراد امتحان و آزمائش ہے۔ اور کرب سے مراد غم بے چینی مصائب کی انتہائی تکلیف کی جگہ تھی لیکن مولا حسین علیہ السلام کی نسبت سے اس جگہ کو بقعہ مبارکہ اور وادی ایمن قرار دیا گیا۔یہیں

پر کوہِ طور تھا اور وہ درخت جس نے اللہ کا کلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے نشر کیا بعد میں یہ پہاڑ خوف خدا سے ذرہ ذرہ ہو کر ریت بن گیا اور خوف خدا سے پانی بن کر (نے) اور خشک ہو کر (جف) بنا جس کو کثرت استعمال سے نجف نام دیا جو کربلا کے قریب الگ ہے اور امام علی علیہ السلام کی نسبت سے نجف اشرف کہلاتا ہے (شہادت عظمیٰ صفحہ ۲۰۳)

(۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غاضریہ وہ مقام ہے جس میں اللہ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے کلام کیا اور نوح علیہ السلام سے اس میں سرگوشی فرمائی یہ تمام زمینوں سے اللہ کے یہاں نہایت معزز زمین ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ اس میں اپنے اولیاء علیہم السلام اور انبیاء علیہم السلام کو کبھی نہ چھوڑتا تو ہماری قبور کی غاضریہ میں زیارت کرو۔ (کامل الزیارات صفحہ ۵۹۶) سرزمین کربلا کی عظمت و منزلت کیا ہے خدا کے نزدیک اس روایت سے اور زیادہ وضاحت ہو جائے گی۔

(۸) مجھ سے بیان کیا ابو العباس کو محمد بن الحسین بن ابی الخطاب نے وہ ابو سعید عصفری سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ اپنے والد سے وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا اللہ نے ارض کربلا کو کعبہ کے پیدا کرنے سے چوبیس ہزار سال پہلے پیدا کیا اور اس کو پاک کیا اور اس میں برکت ڈالی تو مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے مقدس اور مبارک ہوئی اور ہمیشہ اسی طرح رہے گی اور یہ افضل منزل اور مسکن ہوگی یہاں تک کہ

اللہ اس کو اپنے اولیاء علیہم السلام کے لئے جنت قرار دے دے گا اور ان کو اس میں بسائے گا۔ (کامل الزیارات صفحہ ۵۹۵)

(۹) مجھ سے محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے بیان کیا ابوسعید سے وہ اس کے کسی آدمی سے وہ ابوجارود سے اس نے کہا کہ امام علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا اللہ نے کربلا کی زمین کو حرم، امن اور مبارک بنایا اس زمین کو ارض کعبہ پیدا کرنے اور اسے حرم بنانے سے چوبیس ہزار سال پہلے پیدا کیا (قیامت میں) جب اللہ ساری زمینوں کو جھٹک دے گا تو زمین کربلا کو اسکی نورانی اور شفاف مٹی کے ساتھ بلند کرے گا اور اس کو بہشت کے بہترین باغوں میں قرار دے گا اور وہاں بہترین مکان بنوائے گا جس میں انبیاء مرسلین اور اولو العزم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہیں گے یہ زمین بہشت کے باغوں کے درمیان اس طرح چمکے گی جس طرح ستاروں کے درمیان کوکب دری چمکتا ہے۔ اس زمین کا نور اہل بہشت کی آنکھوں کو خیرہ کردے گا اور زمین با آواز بلند کہے گی۔ میں وہ مقدس اور طیب و طاہر زمین ہوں جسکی آغوش میں سید الشہدأ اور جوانان جنت کا سردار سویا ہوا ہے (کامل الزیارات حدیث نمبر ۵ صفحہ ۵۹۵) سرزمین کربلا اس قدر بلند و معتبر ہے کہ جب کعبہ کی زمین کا وجود بھی نہ تھا تب خدا نے کربلا کی بنیاد ڈالی اور عظمت کربلا بیان فرمائی کہ جب خدا کی عبادت بھی نہ تھی تب بھی حسین علیہ السلام کی عزاداری برپا کی یعنی خدا بتا رہا ہے کہ عبادت خود کے لئے کی جاتی ہے لیکن عزاداری خدا کی

رِضا کے لئے کی جاتی ہے۔ یوں تو بے شمار فضیلتیں موجود ہیں احادیث کی شکل میں سرزمین کربلا کی عظمت پر لیکن اس کتاب میں مختصر وقت میں بس معرفت کی سوئی کے نوک میں جو سمندر سے قطرہ حاصل ہوا ہے اسے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے ایک آخری روایت زمین کربلا کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۰) مجھے محمد بن جعفر قرشی دزاز نے محمد بن حسین علیہ السلام سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے وہ ابوسعید قماط سے وہ عمر بن یزید بیاع سابری سے وہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا کہ کعبہ کی زمین نے کہا میری مثل کون ہے اللہ نے اپنا گھر میری پشت پر بنایا اور میری طرف لوگ دور دور سے آتے ہیں اور مجھے اللہ کا حرم اور جائے امن بنایا گیا تو اللہ نے اسکی طرف وحی کی کہ تو رک اور میری عزت و جلال کی قسم جو فضیلت میں نے کربلا کو دی ہے وہ فضیلت میں نے کسی بھی زمین کو نہیں دی اور جو فضیلت کسی اور زمین کے ٹکڑے کو دی ہے اسکی نسبت کربلا سے ایسی ہے جس طرح سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لی جائے (یعنی فضیلتوں کے اعتبار سے زمین کعبہ قطرہ ہے اور زمین کربلا سمندر) اگر کربلا کی مٹی نہ ہوتی تو میں تجھے بھی فضیلت نہ دیتا۔ جس چیز کی ضمانت ارض کربلا نے اپنے ذمہ لی ہے اگر وہ نہ ہوتی تو میں اپنا گھر بھی نہ بناتا جس پر تو فخر کر رہی ہے تو اور کمترین، متواضع، ذلیل اور مہین بن کر اور کربلا کی فضیلت کی منکر اور کربلا پر تکبر والی نہ بن ورنہ میں تجھے زمین میں دھنسا دوں گا

اور تجھے جہنم کی آگ میں پھینک دوں گا۔ (کامل الزیارات صفحہ ۵۹۴ حدیث نمبر ۳) (معالی السبطین) (زیارت کربلا کے اسرار) اس حدیث میں خدا نے پوری طرح وضاحت کر دی کہ اگر کوئی بھی شئی خود کو کربلا کے مقابلہ لائے تو اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا پھر چاہے وہ خدا کے گھر کی زمین کیوں نہ ہو کیونکہ اسے بھی بنایا گیا تو کربلا کے سبب کربلا کو بنایا گیا تو حسین علیہ السلام کے سبب اور حسین علیہ السلام کا کربلا میں جانا اور کربلا بسانا تو فقط ولایت علی علیہ السلام کے سبب تھا یعنی ہر شئی کی کڑی علی علیہ السلام کی ولایت سے ہوتی ہے۔ بغیر ولایت علی علیہ السلام کے کوئی شئی بھی مکمل نہیں نہ خدا کا دین نہ خدا کے اصول نہ عبادت اور نہ ہی کربلا۔ جہاں سرزمین کربلا کا ذکر ہو ضروری ہے کہ وہاں اس پانی کا بھی ذکر ہو جس کو خدا نے قرآن میں بیان کیا جس کے پانی میں شفا رکھی ہے بعض شیعہ حضرات کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ جو پانی کربلا والوں کو نہیں ملا اسے ہم بھی نہیں پی سکتے یہ محبت ہے عقیدت ہے مولا سے ہمیں اپنے عقائد اہل بیت سے جدا نہیں کرنا چاہئے بلکہ ائمہ کے اقوال سے عقیدہ کو سنوارا ہے آگے احادیث میں گفتگو ہوگی ملاحظہ فرمائیں

# باب چہارم

## فرات کی فضیلت

(۱)راوی بیان کرتا ہے: ہمارے والد نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی سے اس نے کہا ہمیں عباد ابوسعید عصفری نے صفوان بن جمال سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ اللہ نے زمینوں اور پانیوں میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے کچھ فخر کرتے ہیں اور کچھ بغاوت کرتے ہیں تو ہر پانی اور زمین کو تواضع کے ترک کرنے پر سزا دی جائے گی حتیٰ کہ اللہ نے مشرکوں کو کعبے پر تسلط دیا اور زمزم کی طرف بھی نمکین پانی بھیج دیا جس نے اس کا ذائقہ خراب کردیا اور ارض کربلا پہلی زمین اور فرات کا پانی پہلا پانی ہے جسکو اللہ نے مقدس کیا تو اللہ نے ان میں برکت ڈال دی (اللہ نے اس سے کہا تو بھی وہ کلام کر جو اللہ نے تجھے فضیلت دی ہے باقی زمینیں بھی بعض پر فخر کرتی ہیں)۔(کامل الزیارات صفحہ ۶۰۲ حدیث نمبر ۱۰)(معالی السبطین جلد ۱ صفحہ ۱۴۰)

(۲)شرابہ وھذا ملح اجاج وما یستوی الحزن ھذا عذاب فرات سابع ۔ترجمہ: اور ایسے دریا برابر نہیں ہوسکتے کہ یہ تو میٹھا ہے اور اس کا پینا خوشگوار اور دوسرا کھارا کڑوا۔(سورہ فاطر آیت نمبر ۱۲) اجاج سے

مراد کڑوا اور فرات کا پانی میٹھا ہے فرات کا پانی میٹھا ہوتا ہے کیونکہ اس نے شکر سے کام لیا۔ اس آیت کی وضاحت ایک حدیث کے ذریعہ

(۳) وجعلنا ابن مریم وامه ایة واوینهما الیٰ ربوة ذات قرار ومعین (سورہ مومنون آیت ۵۰) ترجمہ اور ہم نے منشا کو قرار دیا عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم کو اور ان دونوں کو ایک اونچے ٹیلے پر جو ٹھہرنے کی جگہ ہے اور صاف پانی کے پاس جگہ دی۔ تفسیر: ربوۃ سے مراد نجف کوفہ معین ہے (صاف پانی) سے مراد فرات ہے (کامل الزیارات صفحہ ۱۱۹) (مقبول احمد قرآن سورہ مریم) باب سوم میں بیان ہو چکا کہ کس طرح بی بی مریم سلام اللہ علیہا کربلا پہونچیں اور جہاں آج قبر مولا حسین علیہ السلام ہے اسی جگہ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی فرات کے کنارے جس کے ذریعہ مریم نے پیاس بجھائی (تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے انہوں نے کس چیز سے پیاس بجھائی ؟) اسی سورہ مریم میں خدا نے کہا قد جعل ربك تحتك سريا ۔تمہارے پاؤں کے نیچے تو ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ پروردگار نے ہر شئے کو اسکی فضیلت و عظمت کے سبب ایک منصب عطا کیا جنت حسنین علیہما السلام کے نور سے خلق ہوئی ان کی ملکیت تو انہیں جوانان جنت کا سردار بنایا۔ تمام انبیاء علیہم السلام ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے سے خلق ہوئے تو انکو سردار انبیاء کا لقب دیا گیا ۔علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے سبب تمام اوصیاء خلق ہوئے تو انکو اوصیاء کا سردار کہا گیا۔ کائنات کی تمام خواتین کی رہنمائی کے لئے فاطمہ زہرا

سلام اللہ علیہا تشریف لائیں تو انکو عورتوں کی سردار کہتے ہیں اسی طرح مخلوقات میں ایک اور شئے ہے جس سے بہت قیمتی بنایا خدا نے جس کے بلانے والے پہ بے حساب ثواب رکھا اگر کوئی پیاسے کو پانی پلائے سقائی کرے تو جنت میں بے حساب ثواب ہوتا۔

(۴) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں جعفر طیار علیہ السلام اور حمزہ علیہ السلام کو دیکھا ان سے پوچھا آپ نے جنت میں کون سا افضل عمل دیکھا؟ تو ہم نے جنت میں تین اعمال سے زیادہ ثواب نہیں دیکھا۔ ۱۔آپ پر درود ۔ ۲۔ پیاسے کو پانی پلانا۔ ۳۔محبت علی ابن ابی طالب علیہ السلام (معالی السبطین صفحہ ۱۵۷ جلد ۱)

(۵) روایت میں ہے راوی نے کہا مجھے علی بن حسین علیہ السلام نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کیا آپ نے فرمایا کہ فرات تمام دنیا اور آخرت کے پانیوں کی سردار ہے (کامل الزیارات صفحہ ۱۱۹ حدیث نمبر ۶ باب ۱۳) پروردگار عالم نے جب دنیا خلق کی مخلوقات کو پیدا کیا فرشتے بنائے ملائکہ خلق کئے انبیاء کی ارواح بنائیں ساتھ ساتھ اس نے جنت و جہنم بھی خلق کئے جنت مومن کی جگہ اور جہنم کافر کا ٹھکانہ۔ جنت کی مٹی سے مومن خلق ہوئے جہنم کی مٹی سے کافر خلق ہوئے اور ہر شئے کو اپنی اصلیت کی طرف جانا ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہر انسان اپنی مٹی کی طرف پلٹے گا جس طرح

انسانوں، جنوں میں مومن اور کافر ہوتے ہیں اسی طرح ہر شئے میں مومن اور کافر کی صفت ہوتی ہے اور یہ ہونے کی ایک وجہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت جس نے ولایت کا اقرار کیا مومن کہلایا جس نے انکار کیا کافر کہلایا۔ اسی طرح پانیوں میں بھی کچھ مومن ہے اور کچھ کافر۔

(۶) انہیں اسناد سے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ اپنے والد سے وہ ابو بصیر سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو نہریں مومن ہیں اور دو نہریں کافر ہیں کافر نہریں بلخ اور دجلہ اور مومن نہریں نیل اور فرات ہیں لہذا اپنے بچوں کو فرات کے پانی سے گھٹی دیا کرو، (کامل الزیارات صفحہ ۱۲۲ حدیث ۱۶ باب ۱۳)۔

(۷) علی بن حسین بن موسی بن بابویہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابن فضال سے وہ بن میمون سے وہ سلیمان بن ہارون سے روایت کرتے ہیں امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کو بھی فرات کی گھٹی دی جاتی ہے وہ ہم اہل بیت کے شیعوں میں سے ہو جاتا ہے۔ (کامل الزیارات صفحہ ۱۲۲ حدیث ۱۳ حدیث ۱۳) فرات مومن دریا ہونے کے ساتھ ساتھ فرات کو خدا نے ایسی فضیلت عطا کی ہے کہ اسکی گھٹی لینے والا مومن ہی ہوگا ۔فرات کا پانی پینا مومن ہونے کی دلیل ہے۔

(۸) مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے حسن بن سعید سے

انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے کہا کہ جب امام ابو عبداللہ ابو العباس علیہ السلام (پہلا خلیفہ بنی عباس سفاح) کے زمانے میں کوفہ آئے تو اپنے سفر کے کپڑوں میں اپنے چوپائے پر آئے اور کوفے کے پل پر ٹھہرے پھر غلام سے کہا مجھے پانی پلاؤ تو اس نے ملاح کا برتن لیا اور اس میں پانی ڈال کر آپ کو پیش کیا آپ نے پانی پیا تو وہ آپ کے دہن سے گرنے لگا اور آپ کی ریش مبارک اور کپڑوں پر بھی گرنے لگا پھر اس سے اور پانی مانگا تو غلام نے دیا پھر آپ نے اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا یہ پانی کی نہر (فرات) کتنی بابرکت ہے اس میں روزانہ جنت سے سات قطرے گرتے ہیں اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس نہر میں کیا کیا برکتیں ہیں تو وہ اسکے دونوں کناروں پر خیمے گاڑ لیں اگر اسمیں گناہ گاروں میں سے کوئی نہ جاتا تو جو مصیبت زدہ اس میں غوطہ لگاتا وہ تندرست ہو جاتا۔ (کامل صفحہ ۱۲۵ حدیث ۹ باب ۳) اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ معصوم نے اشارہ کیا کہ فرات کے پانی کو پیو اس سے شفا ملتی ہے ایک اور روایت فرات کے پانی کے پینے کے حوالے سے دیکھیں۔

(۹) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اپنے غلام سے اگر میرا ٹھکانا اسی جگہ ہوتا تو میں صبح و شام دریائے فرات پر آکر اسکے پانی سے غسل بھی کرتا اور پیتا بھی اگر لوگوں کو آب فرات کی برکت معلوم ہوتی تو اپنے مکان دریائے فرات کے کنارے ہی بنالیتے کتنی بیماریاں ہیں جو دریائے فرات کے

پانی سے غسل کے ساتھ دور ہو جاتی ہیں اور کتنی بیماریاں ہیں جو دریائے فرات کے پانی کے پیتے ہی چلی جاتی ہیں۔ (معالی السبطین جلد ا صفحہ ۱۵۵) فرات کے حوالے سے آخری چند احادیث اس سلسلے سے کہ اکثر زیارتوں میں دیکھا گیا ہے بہت سے زائرین جب فرات کے کنارے جاتے ہیں اس میں گندگی دیکھنے کے سبب ظاہراً جو آس پاس گرے ہوتے ہیں اس پانی کو پینے سے اور استعمال کرنے سے کراہیت محسوس کرتے ہیں اور اپنے کم عقلی اور کم معرفت کے سبب فرات کو نجس کہنے لگتے ہیں اور اپنے علم کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسروں کو بھی استعمال سے روکتے ہیں کہ اس میں غلاظتیں گری ہے وضو نہ کریں اس حوالے سے پہلے شریعت کی روشنی میں کچھ حدیثیں پیش نظر: فروع کافی جلد ا صفحہ ۷۳ اردو باب طباعت حدیث نمبر (۱) معصوم علیہ السلام فرماتے ہیں پانی طاہر کرتا ہے اسکو طاہر نہیں کیا جاتا حدیث نمبر (۲) فرمایا ابو عبداللہ نے دریا کا پانی طاہر ہے حدیث نمبر (۳) میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ آیا دریا کا پانی طاہر ہے فرمایا ہاں۔ اسی کتاب کے باب نمبر ۲ کی احادیث دیکھیں فروع کافی جلد ا حدیث (۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب پانی کُر ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی حدیث نمبر (۲) راوی میں کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس پانی کے متعلق پوچھا جس میں مویشی پیشاب کرتے ہیں کتے پانی پیتے ہوں مجنب آدمی غسل کرتا ہو فرمایا اگر وہ پانی کُر ہو تو کوئی چیز اسے نجس نہیں کرتی۔

(۱۰) حضرت امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر رات فرشتے اپنے ساتھ تین مثقال جنت کی مشک لے کر (مثقال صیرفی ۲۴ نخود تقریباً ۵ گرام مثقال شرعی ۱۸ نخود تقریباً ساڑھے تین گرام) زمین پر نازل ہوتے ہیں اور اسے نہر فرات میں چھڑک دیتے ہیں اسی وجہ سے مشرق و مغرب کی کوئی نہر، نہر فرات سے زیادہ بابرکت نہیں اسی طرح فرات کے بارے میں روایت کر رہی ہو اسلئے کہ یہ حضرت ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام کے زائروں کے دلوں کی نورانیت کا سبب ہے (زیارت کربلا کے اسرار صفحہ ۱۸)۔

(۱۱) حسین بن عثمان نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر دن آب فرات میں جنت کے قطرات ڈالے جاتے ہیں (زیارت کربلا کے اسرار صفحہ ۱۸) خوش نصیب ہے وہ انسان جس نے فرات میں غسل کیا ہے جسے توفیق مل گئی ہے وہ تا زندگی خدا کا شکر ادا کرے۔

(۱۲) حنان بن سریر سے مرقوم ہے انہوں نے کہا کہ کوفہ کا ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور امام نے پوچھا کیا تم فرات میں روزانہ غسل ایک مرتبہ کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں، پھر پوچھا کہ ہر جمعہ کو غسل کرتے ہو؟ کہا نہیں، مزید پوچھا کیا مہینہ میں غسل کرتے ہو؟ کہا نہیں، پھر پوچھا کہا سال میں ایک بار غسل کرتے ہو؟ کہا نہیں امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر تو تم خیر سے محروم ہو (معالی السبطین صفحہ ۱۵۴) (فضائل کربلا و تربت کربلا صفحہ ۲۱) جب زائر حسین علیہ السلام کربلا پہونچتے ہیں تو اعمال زیارت میں سے

ایک یہ بھی ہے کہ فرات سے غسل یا وضو کر کے روضہ مبارک جائے جسکی خاص تاکید کی ہے۔

(۱۳) مجھے میرے والد اور محمد بن حسین نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ یوسف کناسی سے وہ امام ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم قبر حسین علیہ السلام پر جاؤ تو پہلے فرات پر ضرور جانا اور انکے قبر کے مقابل کھڑے ہو کر غسل کرنا (کامل صفحہ ۴۴۵ حدیث نمبر ۸ باب ۷۵)۔

(۱۴) مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ الموسوی نے عبداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ محمد فراشی سے وہ ابراہیم بن محمد طحان سے وہ بشیر دھان سے وہ رفاعہ بن موسی نخاس سے وہ امام ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص قبر حسین علیہ السلام کی طرف ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے نکلے اور فرات میں پہنچ کر اس میں غسل کرے اور پانی سے نکل آئے تو وہ اس شخص کیطرح ہو جائے گا جو گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکل آیا ہو اسکے بعد وہ حائر کی طرف چلے ہر قوم جس کو وہ اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے اللہ اس کے لئے ۱۰ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس سے ۱۰ گناہ مٹا دیتا ہے (کامل الزیارات صفحہ ۴۴۵ حدیث ۹ باب ۷۵) فرات سے غسل کرنا ایسا ہے جیسے ماں کے شکم سے بچہ جنم لیتا ہے ہر گناہ سے پاک وصاف ہو جاتا۔

# باب پنجم

# معجزات خاک شفا

کربلائے معلی ایسی جنت ہے کہ جس کے ہر زرہ میں ہر شئے میں پروردگار نے معجزے عطا کئے اس کی زمین میں فضیلت اسکے پانی میں نجات اسکی مٹی میں شفا یہاں تک کہ اس خاک میں ایسے معجزہ عطا کئے کہ جو انسان کو فشار سے بھی نجات دلاتی ہے اس خاک نے اہل بیت اطہار علیہم السلام کے قدموں کو بوسا دیا اس خاک نے اپنے اندر حسین علیہ السلام جیسے چاند اور انکے ستاروں کو اپنے سینے میں جگہ دی وہ حسین علیہ السلام جو خدا کے محبوب ہیں جنکو خدا کہتا ہے حسین علیہ السلام میں تجھ سے راضی ہوگیا میرے محبوب میری طرف لوٹ آ۔ وہ حسین علیہ السلام جنکی روح کو خود خدا نے اپنی قدرت سے نکالا تو کیوں نہ خدا اس خاک کو تمام خاک پہ بلند تر بنائے یوں تو اس خاک سے بہت سے معجزے ہوتے ہوئے دیکھے ہیں میں نے کبھی کسی سرطان کے ایسے مریض کو شفا ملتی دیکھی جنہیں تمام ڈاکٹروں نے جواب دے دیا لاعلاج مرض کی دوا ہے یہ خاک زندگی دیتی ہے یہ خاک نورانی ہے کیونکہ اس نے اپنے اندر انوار مقدسہ کو چھپائے رکھا ہے اور یہ خاک ہر شیعہ کے گھر پہ ہوتی ہے کیونکہ یہ جنت کی خاک ہے اور شیعہ حضرات اپنے گھروں میں تبرکاً رکھتے ہیں سیرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ عمل کرتے ہیں۔

(۱) معجزہ علامہ حلی نے اپنی کتاب منتھی المطلب میں مرفوعاً روایت نقل کی ہے کہ ایک عورت تھی جو زنا کرتی تھی اور اسکے نتیجہ میں جو بچہ پیدا ہوتا تھا انہیں خوف و خدشہ کے پیش نظر اسکے اہل خاندان کو پتہ نہ چل جائے بچہ کو آگ میں جلادیتی تھی اس کی اس ناشائشتہ حرکت کا سوائے اسکی ماں کے اور کسی کو علم نہ تھا پس جب اسکی وفات ہوئی اور دفن کیا گیا تو زمین نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا (چنانچہ قبر پھٹ گئی اور لاش ظاہر ہوگئی پھر اسے دوسری جگہ دفن کرنے کی کوشش کی گئی) مگر وہاں بھی وہی ماجرا پیش آیا اسکے عزیز امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور سارا قصہ کہہ سنایا امام علیہ السلام نے اسکی ماں سے پوچھا یہ کیا گناہ کرتی تھی؟ اس نے اسکے سارے کرتوت بتائے فرمایا اسی لئے زمین اسے قبول نہیں کررہی ہے کیونکہ وہ مخلوق خدا کو خدا کے عذاب سے پہلے عذاب دیتی تھی اسکی قبر میں تھوڑی سی تربت حسینیہ (یعنی خاک شفا) رکھ دو اور پھر اسے دفن کرو۔ اور جب ایسا کیا گیا تو اللہ کے حکم سے زمین نے اسے چھپادیا (وسائل الشیعہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۶ حدیث نمبر ۲)۔

معجزہ نمبر ۲، بحر میں شیخ طوسی کے حوالہ سے علامہ مجلسی نے روایت کی ہے ایک شخص نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ کیا تجھے یہ علم نہیں کہ خاک کربلا میں بہت بڑی شفا ہے مجھے ایک مرتبہ ایک بیماری نے آکر گھیر لیا میں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر ہر قسم کا علاج کیا لیکن مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میرے پڑوس میں ایک بڑھیا رہتی تھی اس نے ایک دن مجھے جب تڑپتا دیکھا تو مجھ سے

پوچھا اگر اجازت ہو تو میں تیرا علاج کروں۔ میں نے کہا ہاں اگر ہو سکے تو براہ راست کچھ نوازش کریں میں تو ہلاک ہو چکا ہوں وہ اپنے گھر واپس گئی تھوڑی دیر بعد پانی کا ایک گلاس لائی اور مجھے پینے کو کہا میں نے پی لیا اسی وقت میں شفا یاب ہو گیا ایسا معلوم ہوتا تھا وہی بڑھیا آئی تو میں نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ بتا کہ تو نے میرا علاج کس دوا سے کیا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے خاکِ کربلا کی تسبیح نکال کر دکھائی اور کہا بیٹا اسی سے ایک دانہ میں نے پانی میں ملا کر تجھے پلایا تھا جب میں نے خاک کربلا کو دیکھا تو غصہ سے بھڑک اٹھا اور کہا اے رافضیہ تو نے کربلا کی مٹی پلا دی ہے یہ سن کے وہ غصہ میں واپس چلی گئی اور میری بیماری پھر سے واپس آ گئی ہے اور اب مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے (معالی السبطین صفحہ ۱۶۳)۔

معجزہ نمبر ۳، روایت کی گئی ہے کہ خلیفہ کے خادموں میں سے ایک خادم شدید بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا دوا نے کوئی فائدہ نہیں کیا اس سے کہا کہ تربت حسین علیہ السلام استعمال کرو ہو سکتا ہے خدا اسکی برکت سے تم کو شفا دے روایت میں ہے کہ تربتِ حسین علیہ السلام ہر مرض کے لئے شفا ہے تم (اہل بیت) ایمان رکھتے ہو اور انکے اقوال پر بھی تو اس نے تھوڑی سی تربت استعمال کی اسے عافیت مل گئی جب بیماری سے نجات مل گئی اور دار الخلافہ لوٹ کر آیا تو ایک خادم نے کہا کہ ہم تو تم سے مایوس ہو گئے تھے تم نے کس چیز سے علاج کیا اس نے کہا کہ ہمارے پاس ایک ضعیفہ ہے اس کے پاس تربت حسین علیہ السلام کی

تسبیح تھی اس نے مجھے اس میں سے ایک دانہ دیا میں نے اسے استعمال کیا تو اللہ نے مجھے شفا دے دی خادم نے کہا کہ اس میں سے کچھ تمہارے پاس باقی ہے میں نے کہا ہاں اس نے بقیہ میں سے کچھ مجھے دے دیا میں نکلا اس کے کچھ دانے لئے اس کی توہین کرتے ہوئے اپنی شرمگاہ میں داخل کیا فوراً ہی چیختا ہوا کہنے لگا طشت لاؤ اور زمین پر گر گیا اور چلاتا رہا اسکی کل آنتیں باہر آگئیں خلیفہ نے نصرانی طبیب کو طلب کیا طبیب نے دیکھا اور کہا اس مرض کا علاج عیسیٰ علیہ السلام بھی نہیں کر سکتے طبیب نے فوراً اسلام قبول کیا مسلمان ہو گیا (فضائل کربلا و تربت کربلا صفحہ ۲۸) خاک کربلا اگر مومن استعمال کرے تو شفا ملتی ہے اور ناصبی استعمال کرے تو عذاب اس خاک میں ایسی تاثیر ہے کہ اگر عقیدت سے اور احترام اور امام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے استعمال کرے تو لا علاج مرض کو بھی شفا دے دیتی ہے اور اگر کوئی حق اہل بیت کا مذاق اڑانا چاہے تو اچھے انسان کو بھی لاعلاج مرض میں مبتلا کر سکتی ہے یوں تو بیشمار معجزے ہیں لیکن مختصر سی کتاب میں انہی چند معجزات پر اکتفا کرتے ہیں۔

# باب ششم

# خاک شفا کی فضیلت

خاک کربلا میں فضیلت پوشیدہ ہے اس میں شفا ہے معصوم علیہ السلام خود بھی خاک کربلا سے شفا حاصل کرتے تھے اور اپنے شیعوں کو بھی خاک کربلا سے شفا حاصل کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

(۱) خود امام زمانہ علیہ السلام نے زیارت ناحیہ میں فرمایا سلام ہو اس پر جسکی خاک میں اللہ نے اثرِ شفا رکھ دیا (حوالہ خطبات لسان الطاہری)۔

(۲) بحار الانوار میں امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ذات احدیت نے دنیا میں امام حسین علیہ السلام کو شہادت کے بطور جو شرف عطا کیئے ہیں وہ یہ ہیں (۱) ذریت میں امامت (۲) آپ کے حرم میں قبولیت دعا (۳) آپ کی مٹی میں شفا (۴) آپ کے زائر کے ایام زیارت کا عمر میں عدم شمار (معالی السبطین صفحہ ۱۵۹)۔

(۳) مجھے محمد بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ ابوعبداللہ برقی سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے اس نے کہا ایک عورت نے مجھے سوت کاتا ہوا دیا اور کہا اسے مکہ کے نگرانوں کو پہنچا دیں تاکہ اس سے کعبہ کا غلاف بنایا جائے انہوں نے کہا میں نے کپڑے کو کعبہ کے دربانوں کو دینا پسند نہ کیا کیونکہ میں انہیں جانتا تھا وہ خائن تھے جب ہم مدینہ گئے تو میں امام جعفر صادق علیہ

السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں ایک عورت نے مجھے کاتا ہوا سوت دیا اور کہا کہ اس کو مکہ کے حاجیوں کو دے دوں کہ وہ اس کپڑے سے کعبہ کا غلاف بنائیں میں نے یہ کپڑا ان لوگوں کو دینا مناسب نہیں سمجھا آپ نے فرمایا اس سے شہد اور زعفران خریدلو اور قبر حسین علیہ السلام کی مٹی لے لو اور اسکو بارش کے پانی سے گوندکر اس میں شہد اور زعفران ملا کر شیعوں میں بانٹ دو تاکہ وہ اس سے اپنی بیماریوں سے شفا حاصل کریں۔ (کامل الزیارات صفحہ ۶۱۲ حدیث ۲ باب ۹۱) یہ ایک نسخہ ہے امام علیہ السلام نے بیان فرمایا مومنین کو چاہیے اس سے فائدہ حاصل کریں اور جو حق امام علیہ السلام کی معرفت رکھتے ہیں انہیں بطور تحفہ دیں تاکہ انہیں شفا حاصل ہو قبر حسین علیہ السلام کی مٹی شفا ہے امان ہے اگر کوئی شخص اہل بیت علیہم السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے (۱) احادیث میں وارد ہے اپنے تجارت میں رکھ دے وہ مال تجارت میں برکت کا باعث بنے گا (خصائص الحسینیہ صفحہ ۲۲) (کامل الزیارات صفحہ ۶۲ جلد ۱) (۲) اگر اس مٹی کو قبر میں رکھ دیا جائے تو میت کے لئے عذاب سے نجات کی ضامن ہونا ثابت ہے (آگے بیان کیا جائے گا کس طرح عذاب سے امان) (۳) اس خاک کو حنوط کے ساتھ مخلوط کرنا مستحب ہے (خصائص الحسینیہ صفحہ ۲۲۱)۔

(۴) امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ قبر شبیر علیہ السلام کی مٹی میں شفا ہے اور یہ بہت بڑی دوا ہے جو شخص بھی مرض میں مبتلا ہو اگر

خاک کربلا سے علاج کرے تو اللہ اسے شفا دے گا۔ (معالی السبطین صفحہ ۱۶۵)۔

(۵) خاک کربلا کے لئے حور العین درخواست کرتی ہیں زمین پہ اترنے والے ملائکہ سے کہ جب وہ آئے تو انکے لئے بطور ہدیہ خاک کربلا لے آئے (معالی السبطین صفحہ ۱۶۱) (الخصائص صفحہ ۲۲۲ اردو) یہی وجہ ہے کہ جب زائرین کربلا جاتے ہیں تو مومنین کو خاک کی تسبیح تحفہ میں دیتے ہیں تا کہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔

(٦) مٹی کا کھانا حرام ہے بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مٹی کا کھانا سور کے گوشت کی مانند حرام ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص مٹی کھا کر مرجائے تو اسکی نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ لیکن امام حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے شفا کی نیت سے کھایا جاسکتا ہے (خصائص الحسینیہ صفحہ ۲۱۹۔ کامل الزیارات صفحہ ٦٣٨ جلد ا، باب ۱۹۵) خاک کربلا میں خدا نے یہ صفت دی ہے کہ اگر شفا کی نیت سے استعمال کریں تو یقیناً شفا ملے گی لیکن اسے کھانے کی ایک حد معین کی گئی ہے۔

(۷) مجھے ابو عبد اللہ بن احمد بن یعقوب نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے بیان کرتے ہوئے وہ اپنے کسی ساتھی سے وہ امام ابو جعفر علیہ السلام یا امام ابو عبد اللہ علیہ السلام میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا تو مٹی کا کھانا ان کی اولاد پر حرام کر دیا (راوی) کا بیان

ہے حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی کو کھانے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا مٹی کا کھانا حرام ہے جیسے انسان کا گوشت کھانا حرام ہے لوگوں پر ہمارا گوشت اور انکا ہم پر حرام ہے لیکن معمولی چنے کے جتنی کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ (کامل الزیارات صفحہ ۶۳۸ جلد ۳ باب ۹۸) بعض شیعہ حضرات اس خاک سے شفا حاصل کرتے اور بعض کو نہیں ہوتی تو لوگ تعجب کرتے ہیں کہ آخر وجہ کیا تو امام علیہ السلام نے خاک کربلا سے شفا حاصل کرنے کے لئے کچھ دعائیں بتائی ہیں جن سے فائدہ حاصل ہو۔

(۸) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل بصری سے وہ اپنے ایک ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی پر بیماری کے لئے شفا ہے جب تم اسکو کھاؤ تو یوں کہو (بسم الله وبالله اللهم اجعله رزقاً واسعاً وعلماً نافعاً وشفاءً من كل داء انك على كل شئي قدير) ترجمہ: بسم اللہ اور اللہ کی مدد سے اے اللہ اسکو رزق واسع اور علم نافع اور ہر بیماری سے شفا بنادے تو ہر چیز پر قادر ہے (کامل الزیارات صفحہ ۶۳۴ جلد ۱۔ ۲ باب ۹۴)۔

(۹) راوی نے حسین بن مہران فارسی کی حدیث میں پایا وہ محمد بن یساد سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ اس حدیث کو امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو کوئی قبر حسین علیہ السلام کی مٹی فروخت

کرے گا تو گویا وہ حسین علیہ السلام کا گوشت بیچتا ہے اور خریدتا ہے (کامل الزیارات صفحہ ۶۳۹ جلد ۲ باب ۹۴) مولا حسین علیہ السلام کی خاک بیچنے والوں کے بارے میں معصوم علیہ السلام نے کہا کہ خاکِ قبر حسین کا بیچنا گوشت حسین علیہ السلام فروخت کرنے کے مترادف ہے تو ذرا غور کریں جو لوگ ذکر حسین علیہ السلام کو بیچنے لگے ہیں اور زاکر و ذاکرہ بڑے لوگوں کے گھروں میں مجلس پڑھنے لگے اور غریبوں کی نہیں کہ نذرانہ نہیں ملے گا تو پھر ان کا کیا عالم ہو گا روز محشر کوئی بھی عمل کریں اس بات کو ذہن میں رکھے یہ عزادار مجلس زیارت امانت ہے حسین علیہ السلام کی ماں کو روز محشر جواب دینا ہے بی بی کو اب چاہے وہ ذاکر، علماء یا زیارت کروانے والے قافلہ ہو جنہوں نے کاروبار بنالیا۔ اب ذہنوں پہ سوال اٹھتا ہے کہ مٹی کیسے حاصل کی جائے۔

(۱۰) مجھے میرے والد محمد بن حسن اور علی بن حسین نے سعد سے حدیث بیان کی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ رزق اللہ بن علاء سے وہ سلیمان بن عمر سے اور سراج سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی قبر سے ستر باغ کے فاصلے سے لی جائے (ایک باغ دو ہاتھ کے برابر ہوتا ہے) (کامل الزیارات صفحہ ۶۲۴ جلد ۲ باب ۹۳) ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ قبر کی مٹی جب آپ لیں تو سامنے والے کو اسکے بدلے کوئی تحفہ پیش کر دیں تاکہ خرید و فروخت سے محفوظ رہیں۔

(۱۱) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے قبر جناب حمزہ علیہ السلام اور تربت حسین علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ان دونوں میں سے کسے زیادہ فضیلت حاصل ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تسبیح جو قبر حسین علیہ السلام کی مٹی سے بنائی جائے وہ خود تسبیح کرتی ہے چاہے انسان اسے لے کر تسبیح نہ کرے اسے تسبیح زہرا سلام اللہ علیہا کے نام سے پہچانا جاتا ہے (فضائل کربلا و تربت کربلا صفحہ ۳۵۔ خصائص صفحہ ۲۱۸)

(۱۲) شہید نے دروس میں بیان کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے تربت حسین علیہ السلام کے ساتھ رکھنے میں ہر قسم کے خوف سے امان ہے اور مستحب ہے کہ تربت حسین علیہ السلام رکھے جس میں ۳۳ دانے ہوں جو اسے گردش دیتا رہے گا ذکر خدا کرتے ہوئے اسے ہر دانہ کے عوض میں چالیس نیکیاں ملیں گی اور صرف گھماتا رہے تو ۲۰ نیکیاں اور کوئی تسبیح تربت حسین علیہ السلام سے زیادہ افضل نہیں (فضائل کربلا و تربت کربلا صفحہ ۳۳) جس طرح کربلا کے خاک کی تسبیح کی فضیلت ہے اسی طرح کربلا کے خاک پر سجدہ کرنے کی بھی بہت فضیلت ہے۔

(۱۳) معاد بن جبل سے یہ حدیث نقل کی ہے امام حسین علیہ السلام کی قبر کی خاک پر سجدہ کرنے سے عالم بالا کے سات پردوں کو ہٹا دیا جاتا ہے (خصائص صفحہ ۲۱۹، اردو)۔

(۱۴) ذات احدیت نے فرمایا: یہ وہ زمین کربلا کہ جس نے اسکی

خاک پر ایک بار سجدہ کیا میں اسے ہزار سال کی عبادت ہزار حج اور ہزار برس کے روزوں کا ثواب دونگا۔ (معالی السبطین صفحہ ۱۴۹) بشرطیکہ معرفت حق اہل بیت علیہ السلام کے ساتھ کی جائے بس آخر دو حدیث عظمت خاک کربلا کے سلسلہ سے کہ معصومین علیہم السلام نے تاکید کی ہے اولاد کی تربیت خاک کربلا پہ کرو۔

(۱۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کہ اپنی اولاد کی ولادت کے فوراً بعد ان کے گلے پر خاک شفا کا خط کھینچو بچے کے لئے ہر حیثیت میں امان ہے (معالی السبطین صفحہ ۱۶۱)۔

(۱۶) حدیث میں ارشاد ہے اپنی اولاد کے منہ کے ذائقہ کا آغاز حسین علیہ السلام کی قبر کی خاک سے کرو۔ یعنی اپنے نومولود بچے کے منہ کے تالو پر حسین علیہ السلام کی تربت مل جائے کہ وہ بچے کو ہر بلا سے محفوظ رکھے (خصائص صفحہ ۲۲۱، اردو)

# باب ہفتم

## زیارت اور زائر کی فضیلت

اب یہ کتاب اپنے آخری مرحلے تک پہونچ رہی ہے۔ یوں تو زیارت کی فضیلت اور ثواب اتنے ہیں کہ اسکا شمار کرنا انسان کے بس میں نہیں خدا جانتا ہے یا خود حسین علیہ السلام کی ماں زہرا سلام اللہ علیہا اگر دریا لکھنے کی کوشش کی جائے تو یہ ہم گناہ گاروں سے ناممکن ہے اسلئے اس کتاب میں صرف دریا سے اس ایک قطرہ کی جھلک دکھانے کی کوشش کی ہے میں نے فضیلت زائرین وزیارت، کربلا کے قطرہ کی جھلک سماعت فرمائیں۔

(۱) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف قمی سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ یقطینی سے وہ کسی آدمی سے وہ فضیل بن عثمان صرفی سے اسنے امن سے جس نے اسکو امام ابوعبداللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکے دل میں حسین علیہ السلام کی محبت اوران کی زیارت کی محبت ڈال دیتا ہے اور جسکے ساتھ اللہ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکے دل میں بغض اوران کی زیارت کا بغض ڈال دیتا ہے۔ (کامل الزیارات صفحہ ۲۴۱ حدیث ۳ باب ۵۵)۔

(۲) خود امام حسین علیہ السلام نے وعدہ کیا ہے جو بھی میری زیارت کو آئے گا میری شہادت کے بعد میں روز قیامت ضرور اسکی زیارت کو آؤں گا خواہ

وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو۔ (بحر المصائب صفحہ ۳۸۱ چھیالیسویں مجلس) (معالی السبطین صفحہ ۱۷۷) مظلوم حسین علیہ السلام اپنے زائروں سے اس قدر محبت کرتے ہیں کہ انکے مرنے کے بعد جب دنیا کے ہر دوست ساتھ چھوڑ دیتے ہیں تب مولا قبر پہ آتے ہیں وہ بھی زیارت کے لئے مولا اپنے چاہنے والوں پہ بہت مہربان ہیں۔ اسلئے امام علیہ السلام نے ایک سب سے آسان طریقہ بتایا زیارت کے لئے تاکہ ان کے شیعہ ان سے دور اور بے خبر نہ رہیں۔

(۳) مجھے علی بن حسین اور علی بن محمد بن قولویہ نے محمد یحییٰ عطار سے وہ حمدان بن سلیمان سے جو نیشاپوری ہیں وہ عبداللہ بن محمد سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سے ایک طویل حدیث میں امام ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے سدیر اگر تم حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت ہر جمعہ میں پانچ مرتبہ اور روزانہ ایک مرتبہ کرلو تو کوئی تم پر مشکل نہیں آئے گی میں نے کہا آپ پر قربان جاؤں ہمارے اور ان کے درمیان کئی فرسخ کا فاصلہ ہے آپ نے فرمایا اپنی چھت پر چلے آؤ اور دائیں بائیں توجہ کرکے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاؤ تو پھر یہ کہو۔

السّلام علیك یا ابا عبدالله السّلام علیك ورحمة الله وبرکاتهٔ۔ ترجمہ: اے ابا عبداللہ آپ پر اللہ کا سلام رحمت اور برکات ہوں۔ تمہارے لئے ایک زیارت لکھی جائے گی اور یہ ایک سے زیادہ مرتبہ حج اور عمرے کے برابر ہے سدیر نے کہا پھر روزانہ ۲۰ سے بھی زیادہ مرتبہ اس طرح کرلیا کرنا۔ (کامل

الزیارات صفحہ ۶۴۲ حدیث ۲ باب ۹۴) (معالی السبطین صفحہ ۱۶۸) اس طرح مومنین دور سے زیارتِ مولا حسین علیہ السلام کے ثواب سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

(۴) مجلسی نے بحار میں ذکر کیا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار زمینوں نے طوفان نوح علیہ السلام کے زمانے میں خدا کی بارگاہ میں فریاد کی بیت المعمور تو خدا نے اسے بلند کیا غری (نجف کا حصہ) کربلا اور طوس (فضائل کربلا وتربت کربلا صفحہ ۳۹ تحفۃ الابرار صفحہ ۴۴) اکثر لوگ زیارت کربلا کو مستحب سمجھتے ہیں جسکے سبب وہ زیارت مولا حسین علیہ السلام میں تاخیر کرتے ہیں اور دنیا کے کاموں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ زیارت ایک فرض رکن ہے ٹھیک اسی طرح جس طرح باقی واجبات ہیں بلکہ اس سے بھی افضل کیوں کہ حج ایک واجب فریضہ ہے لیکن اسکے کچھ شرائط ہیں لیکن زیارت کربلا کے لئے کوئی شرط نہیں۔

(۵) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو زیارت قبر حسین علیہ السلام کا حکم دو کیونکہ وہ فرض ہے ہر اس مومن پر جو بھی حضرت کے امام من اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے (تحفۃ الابرار صفحہ ۴۳ کامل صفحہ ۲۸۸ حدیث ۱، باب ۴۳)۔

(۶) مجھے محمد بن جعفر زرار نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن حسین بن ابو الخطاب نے ابو داؤد مسترق سے بیان کیا وہ ام سعید سے روایت کرتے

ہیں اور وہ امام ابو عبد اللہ سے روایت کرتی ہیں کہ امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے ام سعید! کیا تم حسین علیہ السلام قبر کی زیارت کروگی ؟ میں نے کہا جی ہاں آپ نے کہا قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرو کیونکہ قبر حسین علیہ السلام کی زیارت تمام مرد و زن پر واجب ہے ( کامل صفحہ ۲۸۹ حدیث حدیث ۳ باب ۴۳ ) اکثر حضرات کی یہ فکر ہوتی ہے کہ ضعیفی میں زیارت کو جائیں جبکہ ایسا نہیں ہے زیارت حسین علیہ السلام کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں اگر ہم ضعیفی کا انتظار کریں گے تو ایک فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہوگی۔ اور پھر جو عبادت جوانی میں کی جائے اس میں اور ضعیفی کی عبادت میں فرق ہوتا ہے جوانی و کمسنی میں معرفت حق امام علیہ السلام رکھتے ہوئے زیارت کرنے سے نفس میں زیادہ پاکیزگی آتی ہے اور گناہوں سے محفوظ رہنے کی توفیق ملتی ہے۔

( ۷ ) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے درآں حالانکہ وہ مکر و فریب اور اظہار شان اور شر وغیرہ سے خالی ہو تو خدا اسکے گناہ اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے پانی سے کپڑے کی کثافت دور ہو جاتی ہے اور ہر ہر قدم پر ایک حج کا ثواب ملتا ہے ( تحفۃ الابرار صفحہ ۴۴ ) اس حدیث میں بات واضح کردی مولا علیہ السلام نے کہ ہر شخص جو زائر دکھتا ہے بس زائر مولا حسین علیہ السلام وہی ہے جو زیارت خالص معرفت اور محبت میں کرے کسی قسم کا دکھاوا، مکر، ریا کاری نہ ہو اسی کی زیارت مقبول ہوگی خدا ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حسین علیہ السلام کے مخلص زائروں میں شمار ہوں۔

(۸) چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو مومن روز عرفہ غسل کر کے قبر حسین علیہ السلام پر آتا ہے تو خدا اسکے ہر قدم پر ایک حج کا ثواب لکھتا ہے (تحفہ الابرار صفحہ ۴۶) روز عرفہ حاجی حج کو جاتے ہیں ایک ثواب کے لئے لیکن حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کو ہر قدم پہ حج کا ثواب دیتا ہے۔

(۹) فرمایا موسی کاظم علیہ السلام نے جس نے کربلا میں حق حرمت اور ولادت حسین علیہ السلام کو پہچان کر قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کی خدا اسکے سب کے سب گناہ بخش دے گا جو اس نے پہلے کئے اور جو بعد میں کرے گا۔ (تحفہ الابرار صفحہ ۴۵) زیارت کے لئے اول شرط ہے معرفت ولایت ہو (صفحہ ۱۸۳ نسیم بہشت جلد ۶) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ روز عرفہ زیارت حسین علیہ السلام کرنے سے ایسے ایک ہزار حج عمرہ کا ثواب خدا عطا کرے گا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کی گئی ہو (بحر المصائب صفحہ ۳۸۰)۔

(۱۰) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ حسین بن محمد قمی سے وہ امام ابوالحسن رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو فرات کے کنارے ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کی اسکے عرش پر زیارت کرتا ہے (کامل الزیارات صفحہ ۳۵۶ حدیث ۲ باب ۵۹) حسین علیہ السلام کی زیارت ایسی ہے گویا بندے نے خدا کی زیارت کی کیونکہ خدا جسم رکھتا نہیں۔ خدا نے سورہ رحمن میں فرمایا (ویبقیٰ وجہ ربک

ذوالجلال والاکرام ) ترجمہ: اور باقی رہے گا صرف تمہارے رب کا چہرہ جو صاحب جلال و کرامت والا۔ معصوم علیہ السلام نے فرمایا: ہم چودہ اللہ کے چہرے ہیں یعنی خدا ۱۴ معصومین علیہم السلام کو اپنا چہرہ کہا ہے جسکو ۱۴ کی معرفت ہوگی اسے خدا کی معرفت ہوگی یہ خدا تک پہونچنے کا دروازہ ہیں۔ اسلئے جس نے حسین علیہ السلام کی زیارت کی اس نے خدا کی زیارت کی۔ روایت میں موجود ہے تمام ملائکہ اور ابنیاء حسین علیہ السلام کے زواروں میں شامل ہیں انکی قطاریں لگی رہتی ہیں کہ کب انکی باری آئے اور وہ زمین پہ اتر کے زیارت حسین علیہ السلام سے مشرف ہوں خوش نصیب ہے وہ اشرف المخلوقات جسے انسان کہتے ہیں انہیں انتظار کرنے کی لاکھ برس ضرورت نہیں ہوتی بس زیارت کی شرط یہی ہے کہ جب تڑپ معراج کو پہونچ جاتی ہے وہ بندہ کربلا کی زمین پہ ہوتا ہے۔

(۱۱) خصائص ہی میں ہے کہ امام باقر علیہ السلام زائرین کربلا کی زیارت کو چلکر آتے تھے۔ عمران کہتا ہے کہ میں زیارت کے لئے کربلا گیا۔ جب واپس پلٹا تو امام باقر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے عمران: تجھے بشارت ہو جو شخص بھی شہدائے اہل بیت علیہم السلام کی زیارت خالصتہً کرے گا گناہوں سے اسطرح پاک ہوجائے گا جس طرح یوم ولادت پاک ہوتا ہے (معالی السبطین صفحہ ۱۷۸)۔

(۱۲) امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارے ہر محب کو چاہیے

کہ مظلوم کربلا کی زیارت کرے کیونکہ ان کی قبر کی زیارت کرنے والا ناگہانی حادثات سے محفوظ پانی میں ڈوب کر مرنے سے محفوظ، آگ میں جلنے سے محفوظ ،مکان کے گرنے سے محفوظ اور درندے کے پھاڑنے سے محفوظ رہتا ہے (بحر المصائب صفحہ ۳۷۹) (معالی السبطین صفحہ ۱۷۴) زیارت قبر حسین علیہ السلام کرنے والے کو خدا ہر حادثہ سے بچاتا ہے۔

(۱۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مظلوم کربلا کی قبر کی زیارت نہیں کرتا (وسائل کے دستیاب ہونے کی صورت میں) اور اسی حالت میں مرجائے تو وہ ناقص الایمان اور ناقص الدین مرا اور اگر نیک اعمال کی وجہ سے جنت میں جائے تو زائرین سے کم درجہ میں ہوگا۔ (بحر المصائب صفحہ ۳۸۰) یعنی ایمان مکمل تب تک نہیں ہوتا جب تک زیارت کربلا معرفت کے ساتھ نہ کی جائے کربلا کی زیارت جو کر آتا ہے وہ جنت کے راستوں سے واقف ہوجاتا ہے۔

(۱۴) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب سفر زیارت میں زائر کو پسینہ آتا ہے خواہ یہ پسینہ گرمی یا تھکاوٹ کی بدولت ہو پسینہ کے ایک ایک قطرہ کے عوض خدا ستر ہزار ملائکہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک زائر کے لئے تسبیح استغفار کرتے ہیں (معالی السبطین ۱۷۶ بحر المصائب صفحہ ۳۰۰۔ مفاتیح الجنان)

(۱۵) مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد

بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ عبداللہ بن وضاح سے وہ عبداللہ بن شعیب تمیمی سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت کے روز ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیعہ کہاں ہیں تو لوگوں میں سے بہت سی گردنیں اونچی ہونگی (جنکو خدا کے علاوہ کوئی شمار نہیں کرسکتا) وہ لوگوں کی ایک جانب کھڑے ہونگے زائرین سے کہا جائے گا جنکو تم پسند کرتے ہو ان کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں چلے جاؤ تو جو شخص جسکو پسند کرے گا اس کو پکڑے گا یہاں تک کہ لوگوں میں ایک آدمی اس شخص سے کہے گا فلاح کیا تو مجھے نہیں پہچانتا میں وہ شخص ہوں جو کہ فلاں فلاں دن تمہارے لئے کھڑا ہوا تھا تو وہ خود اسے جنت میں داخل کرے گا اور کوئی روکے گا نہیں (کامل صفحہ ۴۰۲ حدیث ۵ باب ۶۸) روز محشر جو جس کے ساتھ جس طرح سے یعنی نیکی کی ہوگی زائر اس کی شفاعت کروائے گا چاہے جتنے گنہگار کیوں نہ ہوں حدیث میں وارد ہے کہ جس پہ آگ واجب ہو چکی ہوگی اسے بھی شفاعت کرواسکتا ہے زائر بشرطیکہ وہ ناصبی دشمن اہل بیت نہ ہو۔ معصومین علیہم السلام فرماتے ہیں اسی کتاب میں بلکہ ایسے لوگوں کی بھی شفاعت ہوگی روزِ محشر جن پر آگ واجب تھی کیونکہ وہ دنیا میں حد سے بڑھنے والوں میں سے تھے (کامل صفحہ ۴۰۰ حدیث ۲ باب ۶۸) زائر مولا حسین علیہ السلام کو ایک اور بڑی سعادت خدا نے نصیب فرمائی ہے کہ روز محشر اس کا شمار ۷۲ شہیدوں کے ساتھ ہوگا جو کربلا میں شہید ہوئے۔

(۱۶) مجھے میرے والد اور بھائی اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن علی مدائنی سے اس نے کہا مجھے محمد بن سعید یحلی نے قبیصہ سے خبر دی وہ جابر جعفی سے اس نے امام جعفر بن محمد علیہما السلام کے پاس روز عاشورہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا وہ لوگ اللہ کے زائرین ہیں۔ جس کی زیارت کی جاتی ہے اس پر حق ہے کہ وہ زائر کی تکریم کرے۔ لہذا جو شخص قبر حسین علیہ السلام کے پاس شب عاشور گزارے گا تو اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ خون میں لت پت ہوگا گویا کہ وہ حسین علیہ السلام کے ساتھ کربلا کے میدان میں قتل کیا گیا اور جس شخص نے یوم عاشورہ زیارت کی اور ان کے پاس رات گزاری وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ان کے سامنے شہید ہوا (کامل الزیارات صفحہ ۴۱۸ حدیث ۱، باب ۷۱)۔

(۱۷) راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کا مقام، دفن ہونے والے دن سے جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے پھر فرمایا امام حسین علیہ السلام کی قبر بہشت کے گلستانوں میں سے ایک ہے (نسیم بہشت صفحہ ۲۰۱ حدیث نمبر ۴۴، اردو) اصل جنت کربلا ہی ہے جہاں خود خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خود فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا زیارت کو آتی ہیں بی بی زہرا سلام اللہ علیہا جنت کو کربلا کہتی ہیں یہی وجہ ہے جو کربلا کی زیارت کر لیتا ہے اسے مرنے کے بعد جنت میں پرایا پن محسوس نہیں ہوتا ہے۔

# باب ہشتم

## آداب زیارتِ مولا حسینؑ

واضح ہو کہ صفوان جمال نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے طریقہ وآداب زیارت حضرت سید الشہداء دریافت کئے تو آنحضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب نہر فرات پر پہنچے تو کنارہ نہر فرات پہ دعا پڑھے (زائرین کربلا صفحہ ۲۵۱ سے ۲۶۷)۔

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب زیارت پہ جانے کا ارادہ کرے تو پہلے ۳ دن روزہ رکھے۔ (مفاتیح الجنان)۔

(۲) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز آنحضرت کے نزدیک بجالائے تو اسکے لئے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا اور جو کچھ اخبار سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زیارت کی نماز یا اور کوئی نماز قبر مبارک کے پیچھے یا بالائے سر جہاں بھی پڑھے اچھا ہے اور اگر بالائے سر نماز کو پڑھنا چاہے تو اسے وہ ذرا وہاں پر پیچھے کی طرف ہٹ کر پڑھے تا کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی اصل قبر مبارک کے محاذی اور مساوی نہ ہو (کیونکہ اس صورت میں نماز باطل ہوتی ہے اور اکثر ہمارے زائرین کو اس مسئلہ کی خبر نہیں ہے) (مفاتیح الجنان صفحہ ۴۱۰)۔

زیارت مولا حسین علیہ السلام ایسی نعمت ہے جو ہر کسی کے حصے میں نہیں آتی یہ تمام اعمال سے افضل ہے اس کا انجام دینا شہزادی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مدد کرنے کے برابر ہے تو ہمیں اس زیارت میں کچھ ضروری باتوں کا خیال رکھنا چاہیے اکثر زائرین کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ سفر میں ساتھ تازی غذا لیکر جاتے ہیں تو کچھ اس طرح تیاری میں لگے ہوئے ہیں کہ مانو سیر پہ جاتے ہیں یہ شاید جانکاری نہ ہونے کے سبب ہے تو ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ معصوم علیہ السلام نے ہمیں کس طرح زیارت کرنے کا سلیقہ بتایا ہے اس حوالے سے حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

راوی کہتا ہے کہ مجھے میرے والد علی بن حسین علیہ السلام اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت سعد بن عبداللہ ابن حلف سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے انھوں نے کہا کہ امام ابی عبداللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کیا تو اپنے ساتھ دسترخوان بھی لے گئے جسمیں حلوا اور اس طرح کی میٹھی چیزیں ساتھ لیکر گئے اگر وہ اپنے پیاروں کی قبروں کی زیارت کو جاتے تو یہ چیزیں ساتھ لیکر نہ جاتے (حوالہ: کامل الزیارت صفحہ ۱۹۷، حدیث نمبر ۱۰)

دوسری دلیل زیارت کے حوالے سے مجھے محمد بن احمد بن حسین نے بیان کیا انھوں نے کہا مجھے حسین بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے بیان کیا

کہ وہ حسین بن سعید سے وہ ظفر بن محمد بن حضروی سے وہ مفصل بن امر سے انھوں نے کہا امام ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا زیارت کے لئے جانا زیارت کے لئے نہ جانے سے بہتر ہے اور زیارت کے لئے نہ جانا زیارت کے لئے جانے سے بہتر ہے میں نے کہا آپ نے میری قمر توڑ دی آپ نے فرمایا اللہ کی قسم تم میں سے جو بھی جب اپنے باپ کی قبر کی طرف جاتا ہے تو پریشان اور غم ناک ہوتا ہے جب کہ تم حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے آئے ہو تو دستر خوان لیکر آئے ہو ہر گز ایسا نہ کرو امام حسین علیہ السلام کی زیارت سوگوار حالت میں کیا کرو (حوالہ: کامل الزیارت صفحہ ۱۹۹ حدیث نمبر ۶)۔

معصوم علیہ السلام نے تاکید کی ہے کہ ایسے جاؤ جیسے چہرے سے غم کے آثار ظاہر ہوں زیارت میں جانے کے حوالے سے تیسری دلیل محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمادی نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سلیمان سے اور محمد بن خالد بن عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبد الرحمان اسم سے انھوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے بیان کیا وہ امام ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کیا جب ہم آپ کے جد حسین علیہ السلام کی زیارت کو جاتے ہیں تو ہم حج کے سفر کی طرح ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں انھوں نے پھر پوچھا جو کچھ حاجی کے اوپر لازم ہوتا ہے وہ ہم پر بھی لازم ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ ان چیزوں میں سے جو حاجی پر لازم ہوتی ہیں اور آپ نے فرمایا جو لوگ تمھارے ہم سفر ہوں ان کے

ساتھ حسن صحبت رکھو اور قلیل کلام لازم ہے مگر خیر کی بات اور لباس کی طہارت لازم ہے اور حرم میں جانے سے پہلے غسل کرنا بھی تم پر واجب ہے خوشبو اور صلواۃ بھی واجب ہے اور جو چیزیں لازم نہیں اس کا احترام کرو اور اپنی نگاہ کو نیچا رکھنا بھی لازم ہے اور اپنے بھائیوں میں سے جو ضرورتمند نظر آئیں انکی ضرورت کو پوری کرنا بھی لازم ہے اور تقیہ جو تمھارے دین کا ستون ہے اسے بھی لازم جانو اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے جھگڑا کرنے سے اور زیادہ قسمیں کھانے سے پرہیز کرو جب اس طرح کرلو گے تو تمھارا حج اور عمرہ مکمل ہوگا اور تم نے اپنا خرچ کرنے کی وجہ سے جو طلب کیا تھا اور تمھارا اپنا اہل سے جدا رہنا جس چیز میں تم نے رغبت کی تھی اسکو تم نے واجب کرلیا ہے تم اللہ کی طرف بخشش و رحمت اور رضا کے ساتھ وابستہ لوٹے ہو (حوالہ: کامل الزیارت صفحہ ۲۰۰ حدیث نمبر ۱)۔

جب بندہ کعبہ کی زیارت کو جاتا ہے ایام حج کے برابر ثواب ملتا ہے تو جس طرح حج میں نگاہ زبان اور اعمال کا خیال رکھتے ہیں اسی طرح صف کربلا میں بھی خیال رکھنا ضروری ہے اور ایک بات کا خاص خیال رکھئے کربلا کو وطن نہ بنایا جائے اس حوالے سے حدیث ملاحظہ فرمائیں راوی کا بیان ہے میرے والد بھائی اور علی بن حسین علیہ السلام وغیرہ نے سعدہ عبداللہ خلق سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری سے وہ علی بن حکم سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے اور وہ امام ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کرو تو تم پریشان حال غم ناک اور تکلیف زدہ ہو کر انکی زیارت کرو اور سوگواران جسم اور بھوکے پیاسے ہو کر زیارت کرو کیونکہ امام حسین علیہ السلام پریشان حال غم ناک تکلیف زدہ اور بھوک پیاس کے حالت میں شہید کیے گئے تھے اور ان سے اپنی ضرورت کی چیزیں لو اور واپس اپنے وطن چلے جاؤ (کامل الزیارت صفحہ ۱۹۹، ۲۰۰ حدیث ۳)۔

دوسری دلیل اسی انسیت کے ساتھ سعد بن عبداللہ سے مروی ہے وہ موسیٰ بن امر سے وہ سالح بن سندی سمائے سے وہ اسی طرح جس نے ان سے بیان کیا وہ کلام بن عبد نے کہا کہ امام ابی عبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ جب تم قبر حسین علیہ السلام کا ارادہ کرلو تو اس حال میں انکی زیارت کرنا کہ تم تکلیف اور غم ناک حال اور غبار آلود جسم میں ہو کہ حسین علیہ السلام تکلیف اور غم ناک حال اور غبار آلود جسم اور بھوک پیاس کی حالت میں شہید کیے گئے۔ (کامل الزیارت صفحہ ۲۰ حدیث نمبر ۶)۔

مولا مظلوم کربلا علیہ السلام بھوکے پیاسے قتل کیے گئے ہیں ہمیں اس بات کا سرزمین کربلا پر خیال رکھنا ضروری ہے کہ زیادہ کھانے سے پرہیز کرے جس طرح ہم کسی اپنے جنازے میں جاتے ہیں تو بھوک اور پیاس سے تعلق توڑ دیتے ہیں کربلا تو کرب اور مصیبت سے بنی ہوئی ہے تو ہمیں چاہیئے زیادہ کھانے سے پرہیز کریں۔

# باب نہم

## مولا حسین علیہ السلام کے زائرین کون؟

امام حسین علیہ السلام مظلوم کربلا ہیں کہ جنکی شہادت سے پہلے ہی پروردگار عالم نے انکی شہادت کے واقعات انبیاء ومرسلین سے بیان کئے انہیں آگاہ کیا یوں تو پروردگار عالم نے اپنے انبیاء کو مقام شہادت حسین علیہ السلام کی زیارت کرائی جو گذشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔لیکن اس باب میں ہم بتائیں گے کہ کیا امام حسین علیہ السلام کے زائرین میں صرف ہم اور آپ ہیں انکے عزادار اور انکے محب ہیں۔کیا یہ زیارت صرف انسانوں پر واجب ہے۔نہیں ایسا نہیں ہے اگر یہ زیارت مستحبات میں ہوتی تو خدا انبیاء ومرسلین کو واقعات کربلا رونما ہونے سے پہلے زیارت نہ کراتا۔بلکہ انبیاء ومرسلین کو زیارت کروانا اور آگاہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ واجب عمل ہے۔

نوٹ۔ربوہ کوفہ کا آخری سرا ہے یعنی کربلا۔

امام حسینؑ کے زائرین کی منزلت کیا ہے

صاحب خصائص الحسینیہ اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ زائر حسینؑ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کے مددگار ہیں کیونکہ آپ روزانہ حضرت کی زیارت کرتی ہیں۔

خصائص الحسینیہ جلد ۲/ص ۱۴۱/باب ۳/

اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ مادر امام حسینؑ انکی زائرہ ہیں۔انبیاء آج بھی

زیارت کرتے ہیں۔

خوش نصیب ہیں امام حسینؑ کے عزادار کہ جنکو امام حسینؑ کہ جنہیں زیارت حسینؑ کے لیئے برسوں انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ امام حسینؑ کے عزاداروں کو یہ اختیار دیا گیا ہے جب انکے دل میں زیارت کی تڑپ بڑھے وہ خدا سے توسل کرے خدا اسباب فراہم کردیگا۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خداوند عالم ہر شب جمعہ امام حسینؑ کی زیارت کرتا ہے۔ یعنی خدا بھی زائر حسین علیہ السلام ہے۔ امام حسینؑ کے زائرین میں انبیاء و مرسلین ملائکہ خود ائمہ اور خدا بھی شامل ہے۔ گذشتہ صفحات پر ہو چکا کہ مقام شہادت امام حسینؑ کی زیارت خود امیر المومنین نے کی اور باقی ائمہ نے بھی کی۔ کبھی سفر کرتے ہوئے مقام کربلا پہنچ گئے اور مولا خود بیان فرماتے ہیں کہ میں بھلا کیسے زیارت نہ کروں جب خدا خود زیارت کرتا ہے اس بات کی دلیل ہے کہ ائمہ بھی زائرین امام حسینؑ میں سے ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ زیارت امام حسینؑ قول معصومؑ کو مطابق ایک عہد ہے۔ خدا جسم و جسمانیات سے پاک ہے اور اسکے لئے تصور کرنا کہ وہ یہاں سے وہاں جاتا ہے۔ یعنی نقل مکانی کرتا ہے یہ فکر درست نہ ہوگی تو پھر وہ کس طرح کربلا میں امام حسینؑ کی زیارت کرتا ہے؟ شب جمعہ وہ شب ہے کہ جس میں خاص طور پر فرشتے اور مرسلینؑ و ائمہ طاہرینؑ خاص کر امام زمان حجت آخر زمین کربلا پر زیارت کے لئے آتے ہیں۔ اُن کے آنے پر پروردگار کی خصوصی رحمت نازل ہوتی ہے۔

زمین کربلا پر خدا کی جانب سے اُن مومنین کے لئے جو کربلا میں شب جمعہ زیارت کرتے ہیں۔کہ یہاں پر خدا کے آنے سے مراد نزول برکت و رحمت ہے۔

کامل ص ۲۶۹ ر حدیث ۴ر باب ۸۳ر خصائص جلد ۲ ص ۴۴ر باب ۳ر

قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ عبداللہ بن سنان سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے کہ حسینؑ کی قبر کی مساحت بیس ذرع در بیس ذرع بہ شکل مربع ہے اور وہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔اس سے فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں۔مقرب فرشتے اور مقرب مرسل نبی اللہ سے حسینؑ کی زیارت کا سوال کرتے ہیں تو ایک جماعت نیچے اترتی ہے اور ایک جماعت اوپر جاتی ہے۔

کامل الزیارات ص ۲۷۳ر حدیث ۴ باب ۳۹

حسن ابن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہ سے انھوں نے کہا کہ میں نے امام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آسمانوں کا ہر فرشتہ اللہ عز و جل سے حسینؑ کی زیارت کا سوال کرتا ہے کہ انکو اسکی اجازت دی جائے تو ایک جماعت کربلا میں اترتی ہے اور ایک زیارت کرکے واپس جاتی ہے۔

کامل ص ۲۷۲ر حدیث ۱، باب ۳۹

حسن بن عبداللہ نے بیان کیا کہ انھوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے (ابوحمزہ ثمالی کے نواسہ) حسین بن بنت ابی حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ حسین کا بیان ہے کہ بنی مروان کے آخری دور حکومت میں شامیوں سے چھپ کر کوفہ سے زیارت امام حسینؑ کے لئے کربلا پہونچا اور ایک جگہ چھپ گیا اور جب آدھی رات گذر گئی تو اس جگہ سے نکل کر قبر کی طرف چلا۔ جب قبر کے نزدیک پہونچا تو ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تم پلٹ جاؤ تم کو اجر و ثواب مل گیا کیونکہ قبر تک تم نہیں پہنچ سکتے میں مایوس ہو کر روتا ہوا واپس ہوا۔ یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہوئی اور پھر قبر کی سمت چلا اور جیسے ہی قبر کی طرف چلا اور جیسے ہی قبر کے نزدیک پہنچا پھر وہی شخص میرے سامنے آیا اور کہنے لگا تم قبر تک نہیں پہنچ سکتے میں نے اس سے کہا خدا تمھیں سلامت رکھے میں کیوں قبر تک نہیں پہنچ سکتا، جبکہ میں کوفہ سے حضرت کی زیارت کی نیت سے آیا ہوں۔ مجھے نہ روک کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جلد زیارت کر کے پلٹ جاؤں اس لئے کے صبح ہوتے ہی شامی مجھے یہاں دیکھیں گے اور مجھے قتل کرنے کی تدبیر کرنے لگیں گے، اس شخص نے کہا تھوڑی دیر رک جاؤ اس لئے کہ موسیٰ بن عمرانؑ نے خدا سے قبر امام حسینؑ کی زیارت کی اجازت حاصل کی ہے اور اجازت ملنے کے بعد ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ آسمان سے آئے ہیں اور ابھی بارگاہ حسینی میں ہیں اور منتظر ہیں کہ صبح ہو تا کہ آسمان کی طرف پلٹ جائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس شخص سے پوچھا تم کون ہو اس

نے جواب دیا ایک فرشتہ ہوں جو قبر حسینؑ کی حفاظت اور آپ کے زائرین کے لئے طلب مغفرت کرتا ہوں چنانچہ میں وہاں سے پلٹ آیا اور قریب تھا کہ جو سنا تھا اس سے عقل کے ہوش اڑ جائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب صبح ہوئی اور میں قبر کے پاس آیا تو وہاں کسی کو نہ پایا قبر کے پاس آکر سلام کیا اور آپ کے قاتلوں پر لعنت بھیجی اور وہیں نماز صبح پڑھ کر شامیوں کے خوف سے جلدی پلٹ آیا۔

کامل الزیارات: ص ۲۶۷ / باب ۳۸ / حدیث ۲

حسن بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمین اور آسمان میں کوئی نبی نہیں ہے مگر وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ اسے اجازت ملے تاکہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کر سکے بس انبیاء کا ایک گروہ آکر زیارت کرتا ہے اور دوسرا گروہ آسمان کی طرف واپس جاتا ہے۔

کامل الزیارات: حدیث ۱ صفحہ ۲۶۶ باب ۳۸، بحار الانوار جلد ۱۰۱ / ص ۵۹ / مستدرک الوسائل جلد ۱۰ / ص ۲۴۴ / تہذیب الاحکام جلد ۶ ص ۷۱ /

# باب دہم

# لعنت کا ثواب

ہمارے مذہب اسلام میں جس طرح تولا ہے اسی طرح تبرا بھی لازم ہے اور تبرا کی اتنی اہمیت ہے کہ تولا تبرا کے لئے قابل قبول نہیں ہے قرآن مجید میں بھی خدا نے کئی جگہ لعنت کی ظالمین پر اور صرف قرآن میں ہی نہیں بلکہ کتاب بھی گواہ ہے کہ پروردگار عالم نے ظالمین پر لعنت کروائی ہے تبرہ کا اظہار کروایا ہے کہ کس طرح اہل بیت علیہما السلام کے دشمنوں پر لعنت کی جائے ویسے تو پہلے باب میں گذشتہ باب میں انبیاء علیہ السلام اور کربلا کے حوالے سے واقعات بیان کئے گئے ہیں کہ کس طرح انبیاء علیہ السلام نے اہل بیت کے قاتلوں پہ لعنت کی ہے لیکن اسی باب میں ایک بار پھر کچھ جھلک بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مجھے ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن علی واقد نے بیان کیا انھوں نے بتایا کہ مجھے ابوالھارون حضرت نے ابوالعشہب جعفر بن حنان سے بیان کیا وہ خالد روئی سے انھوں نے کہا مجھے اس، نے بیان کی جس نے بعد سنا وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے قاتل حسین پر لعنت کی وہ ابراہیم علیہ السلام ہے اور انھوں نے خود بھی لعنت کی اور اپنی اولاد کو بھی اس بات کا حکم دیا اور ان سے اس پر عہد پیمان بھی لیا کہ ان کے بعد موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے قاتل حسین

علیہ السلام پہ لعنت کی اور اپنی امت کو اس بات کا حکم دیا پھر داؤ د علیہ السلام نے قاتل حسین علیہ السلام پہ لعنت کی اور بنی اسرائیل کو بھی اس کی تلقین کی پھر عیسیٰ علیہ السلام نے بھی قاتل حسین علیہ السلام پہ لعنت کیا اور وہ اکثر کہا کرتے تھے اے بنی اسرائیل قاتل حسین علیہ السلام پہ لعنت بھیجو اگر حسین علیہ السلام سے ضمانت پالو، تو ان سے الگ نہ ہونا کیونکہ ان کے ساتھ شہید ہونے والا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ شہید ہونے والے کی طرح ہے ان کے ساتھ آگے رہ کر جنگ کرو اور ہٹنے والے نہ بنو۔ اور ہر نبی نے کربلا کی زیارت کی اور وہاں ٹھہرا اور کہا کربلا بے خیر و برکت والا ٹکڑا ہے تیرے اندر چمکتا ہوا روشن چاند دفن ہوگا (کامل الزیارت ۱۰۵ حدیث نمبر ۲) (بحار الانوار جلد ۶۶ صفحہ ۳۰۱)۔

اس طرح جتنے بھی نبی کربلا سے گزرے قاتل امام حسین علیہ السلام پہ لعنت کرتے رہے یعنی تولا کے ساتھ ساتھ تبرہ کے اعمال کو بھی انجام دیتے رہے۔

دوسری دلیل تبرا کے حوالے سے ابن باغیاں نے کتاب عیون الاخبار الرضا میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسین علیہ السلام کا قاتل صندوق آتش میں ہے تمام عذاب اہل دنیا کا اسکے لے تنہا مقرر ہے اور ہاتھ پیر اس ملعون کے زنجیر بر آتش باندھ کر سرنگو جہنم میں لٹکایا ہے اس کی بدبو سے تمام اہل جہنم دربار خدا میں فریاد کرتے ہیں اور وہ ملعون ماں جو کہ جس نے قتل امام

حسین علیہ السلام میں امداد کی ابدالا آباد دوزخ میں رہے گی جس قدر کھال انکی جلتی جائیگی اللہ دوبارہ ان کی کھال کو خلق کرے گا تاکہ شدید عذاب کو معلوم ہو ایک لمحہ بھی عذاب میں وقفہ نہ ہوگا، اور جہنم ان کے حق میں ڈالیں گے اور حمیمِ جہنم ان کے حلق میں ڈالیں گے پس وائے ہو اس ملعون پر۔

اسی طرح دوسری روایت عیون الاخبار الرضا میں امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے خدا سے سوال کیا خداوند میرا بھائی ہارون مرگیا ہے اسکو بخش دے حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی اور فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اگر تو گزشتگان او آیندگان کی سفارش کرے تو اس شفاعت کو قبول کروں گا مگر سوائے قاتل حسین علیہ السلام کے یقیناً میں اسکے قتل کا انتقام لونگا۔ (بحار الانوار جلد ا صفحہ ۱۳۱)۔

ایک اور دلیل تبرا کے حوالے سے کہ صرف تبرا رسولؐ خدا کے امتی حسین علیہ السلام کے عزادار ہی نہیں کرتے بلکہ انبیاء مرسلین علیہ السلام فرشتہ اور عزادار حسین علیہ السلام کے ساتھ چرند و پرند بھی قاتل حسین علیہ السلام پر تبرا کرتے ہیں اسؐ حوالے سے حدیث ملاحظہ فرمائے۔

مجھے میرے والد بھائی علی بن موسیٰ محمد بن حسین احمد بن ادریس بن احمد سے عبداللہ نورانی سے انھوں نے کہا میں امام ابی عبداللہ علیہ السلام کے گھر پہ آپ کے ساتھ موجود تھا تو میں نے دیکھا کہ گٹر گو کرنے والا کبوتر اپنی آواز کو بار بار دہرا رہا تھا ور دیر تک اسے دہراتا رہا تھا اور آپ نے فرمایا داوَد کیا تم

جانتے ہو کہ یہ کبوتر کیا کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤ میں نہیں جانتا آپ نے فرمایا یہ حسین ابن علی علیہ السلام کے قاتلوں پہ لعنت بھیج رہا ہے اور بدعا کر رہا ہے اس کو تم اپنے گھروں میں رکھا کرو مجھے میرے والد اور ایک متحرک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں (حوالہ کامل الزیارت صفحہ ۱۵۱ حدیث ۲ بحارالانوار جلد ۱ صفحہ ۱۳۵)

ایک اور دلیل تبرا کے حوالے سے کہ تبرا کی تاکید خود معصومین علیہ السلام نے کی ہے ملاحظہ فرمائے تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں لکھا ہے کہ جب سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۶ یا ۱۶ میں فرماتے ہیں آخر یہ یزیدیوں کے حق میں نازل ہوئی آیت جنھوں نے پیمان خدا کو چھوڑ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی دوستان خدا کو قتل کیا اس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیا تم چاہتے ہو خبر دو لوگوں کے حال سے جو مثل ان یہود کے ہیں میری امت سے اصحاب نے عرض کیا ارشاد ہو فرمایا ایک گروہ میری امت سے دعویٰ کرے گا کہ وہ میرے دین پہ ہے لیکن وہ میری شریعت اور سنت کو ذلیل کریگا اور میرے دونوں فرزند حسن حسین علیہ السلام کو اس طرح شہید کریگا جس طرح بزرگان یہود نے ذکریا کو شہید کیا اور حق تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے جس طرح یہود پہ لعنت کرتا ہے پس از قیامت ایک امام علیہ السلام ہدایت اور ہدایت یافتہ کو ذریت حسین علیہ السلام سے بھیجے گا جو اپنے دوستوں کو ضربت شمشیر سے ان اشقیا کو واصل جہنم کریگا آگاہ ہو کے حق تعالیٰ نے لعنت کی

ہے قاتلان حسین علیہ السلام پر اور جوان اشقیاء کے مادی مددگار ہیں اور لعنت کی ہے ان پر جو بناضرورت تقیہ کرتے ہیں یا ان پر لعنت کرنے میں خاموشی اختیار کرتے ہیں آگاہ ہو کہ حق تعالیٰ صلواۃ بھیجتا ہے ان پر جو قاتل حسین علیہ السلام پر لعنت کرتے ہیں اور جن کے دل اسکے عناد، دشمنی اور کینہ سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو لوگ قتل حسین علیہ السلام پہ راضی ہوں وہ شریک ہیں اُن کے قتل میں (حوالہ بحار الانوار جلد ا صفحہ ۱۳۴)۔

اس روایت سے ثابت ہوا ہے کہ جو بلا ضرورت تقیہ کرتے ہیں تو ان پر اور اگر کوئی اہل بیت علیہم السلام کے قاتلوں پہ لعنت نہ کرے تو اس پر بھی اللہ کو اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت ہے ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں امام حسن عسکری علیہ السلام سے علی ابن عاصم کوفی نے پوچھا آقا میں ہاتھوں سے آپ کی نصرت کرنے سے مجبور ہوں میں صرف یہ کرسکتا ہوں کہ تنہائی میں آپ حضرات سے تولا اور آپ کے دشمنوں سے تبرا کروں ان پر لعنت بھیجوں پھر مولا علیہ السلام یہ فرمائیے کہ میرا حشر کیا ہوگا، میری عاقبت کیسی ہوگی، آپ نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے مجھ سے میرے جد نامدار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی جو شخص اپنے ضعف و کمزوری کی وجہ سے ہم اہل بیت علیہم السلام کی نصرت نہ کر سکتا ہوں اور تنہائیوں میں ہمارے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہو تو اللہ اسکی آواز کو تمام ملائکہ تک پہنچاتا ہے اور جب تم میں سے کوئی ہمارے دشمنوں پر لعنت کرتا ہے تو ملائکہ

اس کی نصرت اور مدد کرتے ہیں اور جو ہمارے دشمنوں پر لعنت نہیں بھیجتا ملائکہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور جب لعنت بھیجنے والے کی آواز ملائکہ تک پہنچتی ہے تو وہ سب اس مرد مومن کے لئے استغفار کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں پروردگار تو اپنے اس بندے پر اپنی رحمتیں نازل فرما جس نے تیرے اولیاء علیہم السلام کی نصرت کے لئے سعی یعنی کوشش کی اگر اس سے زیادہ نصرت کرنے کی اسمیں قوت ہوتی تو وہ اس سے زیادہ کرتا (حوالہ: ایک مظلوم عبادت تبرا صفحہ ۱۵۶ بحارالانوار جلد ۹ صفحہ ۲۶۰)۔

آخری بیان لعنت کی فضیلت کے حوالے سے کتاب مذکور میں داؤد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا حضرت نے پانی مانگا حضرت نے پانی پیا میں نے دیکھا آپ کی آنکھ میں آنسو بھر آئے پھر مجھے مخاطب ہو کر فرمایا اے داؤد خدا لعنت کرتا ہے قاتل حسین علیہ السلام پر اے داؤد جو بندۂ مومن پانی پی کر حضرت امام حسین علیہ السلام کو یاد کرے اور ان کے قاتل پہ لعنت کرے تو حق تعالیٰ سو ہزار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے اور سو ہزار گناہ معاف فرماتا ہے اور سو ہزار درجے بہشت میں ان کے بلند کرتا ہے اور ثواب سو ہزار بندوں کا جو راہ خدا میں آزاد ہوں عطا کرتا ہے۔ (حوالہ: بحارالانوار جلد ا صفحہ ۱۳۴ معالی السبطین جلد ا صفحہ ۴۵۳)

زائر کی عظمت: زائرین کا مرتبہ کیا ہے ائمہ کی نظر میں حضرت امام حسین علیہ

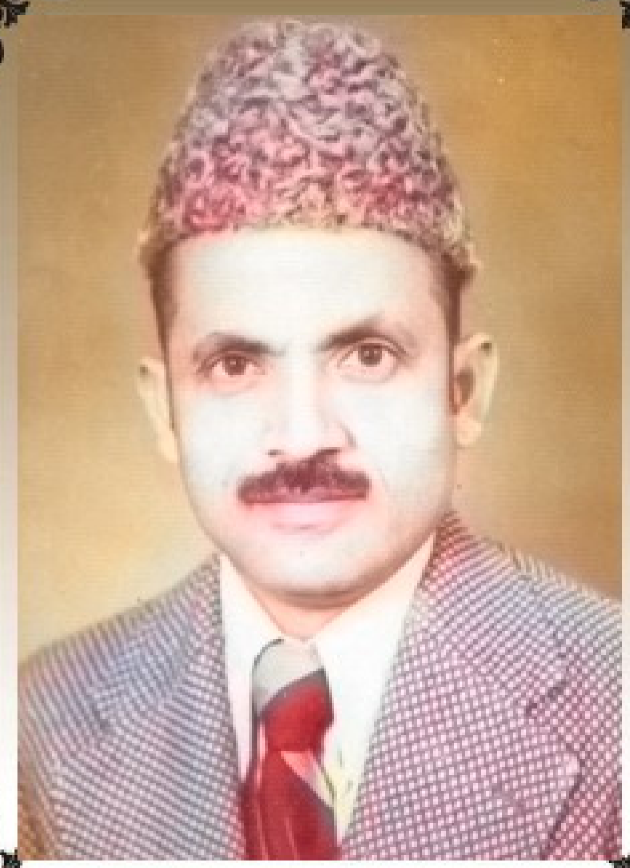
السلام اپنے گریا کرنے والوں اور زائرین پر خصوصی عنایت فرمانے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں اگر تمہیں اپنے درجات کا پتہ چل جائے تمہاری خوشی اور شادمانی تمہارے دکھوں اور مصائب سے کئی گنا بڑھ جائے تمہارے درجات ہم اہلبیت کے درجات کے مانند ہیں (مقتل دربندی صفحہ ۶۵) معصومین علیہ السلام کے قاتل کون ۔ مجھے میرے والد اور علی بن حسین علیہ السلام نے سعد بن عبد اللہ سے بیان کیا وہ احمد سے وہ محمد بن سنان سے وہ اسمائیل بن جابر سے وہ امام ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں نے آپکو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولاد اپنے آباؤ اجداد کے قبیح افعال کے بدلے میں قتل کی جائیگی (کامل الزیارت صفحہ ۱۲۰ احدیث ۳)۔

اور انہی سے وہ محمد بن حسین سے وہ علی اثبات سے وہ اسماعیل بن ابی زیاد سے وہ اپنے راویوں سے وہ امام ابی عبد اللہ علیہ السلام سے فرعون کے اس قول کے بارے میں ذرونی اقتل موسیٰ مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر ڈالو سورہ غافر آیت ۲۶ آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے موسیٰ کو فرعون سے بچایا امام ابی عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اس سے یعنی فرعون کا حلال زادہ ہونا اس لئے انبیاء علیہم السلام اور حجت خدا کو کوئی بھی قتل نہیں کرسکتا سوائے ولد الزنا اور سوائے بدکار عورتوں کے (کامل الزیارت صفحہ ۱۹۱ احدیث ۷)۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر حمیری سے

بیان کیا وہ احمد بن عبد اللہ برقی سے وہ اپنے والد محمد بن خالد سے وہ عبد العظیم بن عبد اللہ بن ابی الحسن حسنہ سے وہ حسین بن حسین آمری سے وہ حسین بن شداد جعفری سے وہ جابر سے اور وہ امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اور انکی اولاد کو صرف ولد الزنا ہی قتل کرسکتا ہے (کامل الزیارت صفحہ ۱۲۱ حدیث ۱۰)

# معروف کتب پر مبنی کمپیوٹرڈی وی ڈی



## بیادِ سید وصی حیدر رضا زیدی



کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی کور کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: حجتہ الاسلام سید نوبہار رضا نقوی (فاضل مشہد، ایران)

سگ درِ بتولؑ: سید علی قنبر زیدی • سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابن سید حسین احمد زیدی (مرحوم)



معروف کتب پر مبنی کمپیوٹرڈی وی ڈی ● التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابن سید حسین احمد زیدی (مرحوم)